Marfat.com

ہم ہر جابر کے آگے بھی سچ کہنے سے کب ڈرتے ہیں
اے ارضِ وطن کے غدّارو ہم تم سے بغاوت کرتے ہیں

جس دھرتی کی بنیاد ہیں ہم، اُس دھرتی کے ناسور ہو تم
جو موت کے سائے بانٹتا ہے، وہ زہریلا منشور ہو تم
جس رہ پر تم چل دیتے ہو اُس رہ سے خار اُبھرتے ہیں
اے ارضِ وطن کے غدّارو ہم تم سے بغاوت کرتے ہیں

جس قوم نے تم کو تخت دیا جس قوم نے تم کو تاج دیا
اُس قوم کو تم نے بدلے میں کیوں ظلم و ستم کا راج دیا
کب سمجھو گے، کب سوچو گے، کیوں لوگ یہ آہیں بھرتے ہیں
اے ارضِ وطن کے غدّارو ہم تم سے بغاوت کرتے ہیں

تم شیش محل میں رہتے ہو، ہم خون میں ڈوبی گلیوں میں
ہم گردِ الم میں کھوئے ہیں، تم جیون کی رنگ رلیوں میں
تم جس نگری میں جیتے ہو ہم اُس نگری میں مرتے ہیں
اے ارضِ وطن کے غدّارو ہم تم سے بغاوت کرتے ہیں

آئینِ خدا کے باغی ہیں اور باطل کے رکھوالے ہیں
اِن راہبروں کی صورت میں طاغوت نے غنڈے پالے ہیں
جو پاک زمیں کی رگ رگ سے خوں پیتے اور نکھرتے ہیں
اے ارضِ وطن کے غدّارو ہم تم سے بغاوت کرتے ہیں

Marfat.com

ذخیرہ
8119
111093
25

سچّے جذبوں کا ہُنر مند فنکار

انوار فریدی

متعدّد شعری مجموعوں کے خالق انوار فریدی کا زیرِ نظر مجموعۂ "پگھل جائیں گی زنجیریں" غزلوں، نظموں، ہائیکوز اور قطعات پُر مشتمل ہے۔ ایک اچھے شاعر کے لیے جن عناصرِ تکوینی کی ضرورت ہوتی ہے وہ سب ہمدمی صاحب کے کلامِ بلاغت نظام میں بحسن وخوبی موجود ہیں۔ شدید جذبے کی آنچ، حسین لفظیات کا زیر و بم اور لطیف معانی کی جدّت آفرینی یہ سب لوازمات ان کے ہاں وافر مقدار میں زینت آرائے بزم ہیں

وہ ادبی طور پر کسی کے مقلّد نہیں ہیں۔ اپنے جذبات کو پختگی اور سچائی کے ساتھ بیان کرنے پر قادر اور سچّے جذبوں کے ہنر مند فنکار ہیں۔ ان کی کاوشیں روشن مستقبل اور درخشاں ادبی مقام کی نشاندہی کرتی ہیں اُمید ہے کہ وہ اپنے فن کو مزید نکھارتے رہیں گے اور دُعا ہے کہ حق تعالےٰ انہیں اپنے عظیم مقاصد میں کامیاب فرمائے (آمین)

ڈاکٹر خلیل الرّحمٰن راز

نئی دہلی۔ انڈیا

Marfat.com

عہدِ اضطراب کا ترجمان ۔ انوار فریدی

عُمر میں نوخیز اور سخنوری میں کہنہ مشق "انوار فریدی" اپنے عہدِ اضطراب کا نمائندہ ہے ۔ ایسا نمائندہ جس کے جسم کا انگ انگ اور سخن کا حرف حرف باطل کے خلاف اعلانِ بغاوت کر رہا ہے ۔ اسکی رگوں میں جوان خون گردش کر رہا ہے اس لیے جذبات میں تلاطم اس کے کلام کی پہلی اور نمایاں خوبی ہے ہمدمی کی شاعری میں دوسری خصوصیت جذبات کی پاکیزگی اور مقصدیت سے بھرپور اعلےٰ اخلاقی اقدار کا اظہار ہے ۔ اس مقصدیت اور فکر و فلسفہ نے ان کے جذبات اور شاعری کو قطعاً بازاری نہیں بننے دیا ۔ ورنہ اس عمر کے شاعروں کا بیشتر موضوع کوئے یار کی گردش سے شروع ہو کر لب و رخسار کی نزاکت کے گرد ہی گھومتا رہتا ہے ۔ تیسری خاصیت اُنکے ہاں یہ ہے کہ الفاظ و معانی میں ثقل نہیں بلکہ سلاست، روانی اور واضحیت ہے اور یہ خصوصیت اُنکی زبردست خطیبانہ صلاحیتوں کے استعمال کا نتیجہ ہے ۔ چوتھی خصوصیت یہ ہے کہ شاعرانہ تعلّی اور خواب و خیال میں آنے والے فلسفوں کو قلمبند کرنے کی بجائے انہوں نے روزمرہ زندگی میں پیش آنے والے واقعات کی حقیقی منظر کشی کی ہے ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے معاشرے کے ایک فعال نمائندے کے طور پہ زندگی کو بہت

Marfat.com

قریب سے دیکھا ہے۔ وطنِ عزیز کے دور دراز علاقوں میں استحصال کی تباہ کاریوں (?) کے ہاتھوں مظلوم و بے کس لوگوں کی چیختی چنگھاڑتی زندگی کو بھی ملاحظہ کیا اور یورپ کی چکا چوند میں بظاہر ہنستی مسکراتی زندگی کی پوشیدہ تلخیوں میں بھی جھانک کر دیکھا۔

ایک عام حساس آدمی کی طرح وہ بجا طور پر اس نتیجے پر پہنچ چکے ہیں کہ ہمارے ہاں رائج طبقاتی نظامِ سیاست و معیشت انسانیت کا منہ نوچ رہا ہے۔ دن بہ دن سفید پوش آدمی کا معیارِ زندگی پست ہو رہا ہے اور وہ تلخیٔ حیات کے گھونٹ پیئے جا رہا ہے۔ اس کے برعکس مراعات یافتہ طبقہ اسی قوم کا خون چوس کر اپنی تجوریاں بھر رہا ہے۔ جاگیردار اور سرمایہ دار دونوں غریب مزدور کا استحصال کر رہے ہیں۔ شاعر نے اسے اپنے الفاظ کا جامہ یوں پہنایا ہے۔

کارخانوں سے دھواں اُٹھتا ہے جو
جل رہا ہے جسم یہ مَزدور کا
کارخانہ دار کا اِس کے سبب
گھر ہے مرمر کا، بدن کافُور کا

وسائل کی غیر عادلانہ تقسیم نے معاشرے کو طبقات میں بانٹ دیا ہے۔ دولت مند غریب کی مفلسی کا مذاق اڑاتے ہیں اسکی جان و مال اور عزت و آبرو انکی ٹھوکروں پر بقا کی بھیک مانگتی نظر آتی ہے۔

Marfat.com

شاعر نے اس غیر انسانی منظر کو کتنے قریب سے دیکھا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں ؎

ایک جانب عیش میں ڈوبی ہوئی ہے زندگی
دوسری جانب یہاں پاؤں میں جوتا تک نہیں
مر گیا اک شخص ٹکرا کر کسی کی کار سے
اور وہ پتھر کا بُت، گاڑی سے اترا تک نہیں

انوار فریدی ابھی تازہ دم ہیں ان کا راہوارِ قلم ابھی نہ جانے کتنی منزلیں طے کرے گا لیکن ابھی تک انہوں نے جتنا سفر طے کیا ہے وہ شعر و سخن کی تاریخ کا ایک خوبصورت باب ہے۔

ہماری دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اُن کو علمی ادبی اور انقلابی سفر میں قدم قدم رفعتیں نصیب فرمائے اور اُن کے نغمے فضاؤں میں عزم و ہمت کے ترانے بن کر گونجتے رہیں۔

علی اکبر الازہری
۱۱ر جولائی ۹۶ء لاہور

Marfat.com

شب کی دہلیز پہ کرنوں کی دستک

انوارِ عقیدت "نوائے انقلاب" اور "شیشہ آنکھیں پتھر ہاتھ" کے
بعد "پگھل جائیں گی زنجیریں" کی صورت میں اپنے مضطرب رتجگوں کی
آنچ میں سلگتی ہوئی کروٹیں آپ کی دھڑکنوں کے نام کر رہا ہوں۔ اس اُمید
کے ساتھ کہ شاید میرے اضطراب کا کوئی جگنو کسی رُوح کے پاتال میں اُتر

خمارِ شب میں ڈوبی ہوئی بستی کی ردائے سیاہ پہ تارے بُننے اور رتج
جاں کے گونگے کواڑوں پہ دستکیں دینے کے اس عمل میں میں جن اذیتوں
سے گزرتا اور اندھیروں کے سینے میں اُتر کر آپ کی پلکوں پہ سجانے کے لیے
موتی سمیٹتا اور سنبھالتا ہوں یہ میری متاعِ فن اور آنکھوں میں لہراتے ہو
دھنک رنگ خواب، سوچ سے خوشبو بنانے کی رُتیں اور ان کہے
لفظوں کی کرچیاں میرا سرمایہ ہیں۔ میں نے اس بستی کے دکھ رقم کیے
جس کا باسی میں بھی ہوں اور آپ بھی۔

خون آشام منظروں میں ڈوبی ہوئی وہ بستی، وہ وطن جہاں آنکھ کے شی
میں دہکتے ہوئے الاؤ لیے زندگی کی دہلیز پہ بیٹھا ہوا انسان دل کے
گرداب میں ٹوٹے ہوئے پتوں کی طرح ہمہ تن رقصِ آرزوؤں کی تال

Marfat.com

ماتم کناں ہے۔ جہاں وقت کے کپکپاتے ہوئے ہاتھ سے چھوٹ کر محرومیوں کے گہرے گڑھوں میں پڑے ہوئے افسردہ ڈھانچے فریاد کر رہے ہیں۔ جہاں سماعتیں بوجھل۔ بصیرتیں خجل اور بصارتیں نادم ہو ہو کر اقدار کے سبز چشموں پہ صحراؤں کی خیمہ فگن ریت کو تک رہی ہیں۔ دم بدم بجھتے ہوئے لمحوں کے آتش دان میں زندگی کا حسن خاکستر ہوتا جا رہا ہے جہاں خاموشیوں کے مہیب جنگل میں تن بدن میں فاصلوں کی صلیبیں گاڑے آہوں کے فریب کھاتا ہوا قافلہ نشاطِ منزل کی جستجو میں اداس رستوں پہ چلتا چلتا سفر کی جھلملاہٹوں میں کھو چکا ہے۔ افق افق چھلکتی ہوئی خون کی مینا اور چکنا چور ساغرِ احساس کی کرچیاں کبھی سینۂ ارضِ وطن کے کہنہ ناسوروں اور سیاسی گماشتوں کے دستِ لہو رنگ کو دیکھتی ہیں اور کبھی ان کے دعوی ہائے معصومیت کو جہاں زبانوں کی کٹی ہوئی لفظوں کی وحشتوں کی ٹاپ سے روندی ہوئی روشنی اور گردِ فغاں میں گم گشتہ خوشبوئیں آنسوؤں کے ایاغ پی رہی ہیں۔

سلگتے ہوئے دلوں میں پگھلتی سڑکوں کی چھاتیوں پر سیاہ بجری اٹھانے والے مزدور اداس صبحوں اور ویران شاموں کے دائروں میں دکھوں کی زنجیروں کی جکڑبندیوں میں کراہتے ہوئے گھومتے اور بس گھومتے چلے جا رہے ہیں۔ لرز لرز کر ابھرتی اور ابھر ابھر کر لرزتی ہوئی سانسوں کی لو شب کے گھٹاٹوپ دریچوں سے کسی سبز تارے

Marfat.com

کو صدا دے رہی ہے جس کی ہتھیلیوں پر آنے والے شفاف اور دھنک رنگ موسموں کی کہانی لکھی ہو۔

ایک طرف غریب کا بہتا ہوا پسینہ ہے تو دوسری طرف کسی اور کی تجوری میں اس پسینے کی چمک۔ ایک طرف بلک بلک کر ڈوبتی ابھرتی چیخیں ہیں تو دوسری طرف عیش و نشاط میں ڈوبے ہوئے نغمے۔ ایک طرف محرومیوں کی آگ بہا نکلے آنسو ہیں تو دوسری طرف مراعات کی ٹپکتی ہوئی گلنار شبنم۔ ایک طرف زخموں کا لبادہ اوڑھے نڈھال بدن ہیں تو دوسری طرف زرق برق کہکشاؤں میں ملبوس جثے۔ ایک طرف قحط کی پرچھائیاں ہیں تو دوسری طرف خوشحالی کی بجتی ہوئی شہنائیاں۔

غریب کے بچے کے ٹکڑے ہو جائیں تو پتا تک نہ ہلے اور شاہ زادے کے پاؤں میں کانٹا بھی چبھ جائے تو قیامت بپا ہو جائے۔ قانون اندھا ہے۔ انصاف لنگڑا ہے منصف بہرا ہے۔ عدالتیں مقتل اور تھانے آبروؤں کی بولی لگانے والے بازار بن گئے۔

حکمرانو! احساس کی آنکھیں کھول کر دیکھو! کتنی تابندہ جوانیوں کو موت کے یخ بستہ سنگِ مرمر میں اتارا جا رہا ہے۔ کتنے بوڑھے اپنی ٹوٹی ہوئی لاٹھیوں کی لحد سے لپٹے ہوئے زرد غموں کے جھرمٹ میں موت کے انتظار کی شمع جلائے سسک رہے ہیں۔ تمہاری سفلی سانچوں میں ڈھلی ہوئی دیرینہ سفاکیوں نے کتنی ماؤں کی آغوش سے

Marfat.com

گلاب چھین کر ان میں روح تک اتر جانے والے کانٹے بھر دیے۔ کتنی بہنیں آنسوؤں میں بھیگے ہوئے آنچل آہوں کی دھوپ میں سکھا رہی ہیں مگر آنچل ہیں کہ بھیگتے چلے جا رہے ہیں۔ جسموں کے سرد خانوں میں جینے کی تمنائیں منجمد ہوتی جا رہی ہیں۔ چہروں کی سرخ رنگتوں میں زردیوں کے مہیب سائے کس تسلسل کے ساتھ بڑھتے جا رہے ہیں۔
وہ نگار صبحیں اور گلاب راتیں کیا ہوئیں؟ جن کے لیے قربانیوں کا ایک باب رقم کیا گیا۔

مگر تمہیں کیا؟ کہ بنجر ماہ و سال کے آئینوں میں تعبیریں ڈھونڈنے والی آنکھوں کو پھوڑنا تو تمہارا وطیرہ ٹھہرا۔ تمہیں قصر سلطانی کے آہنی گیٹ سے سر پٹختی ہوئی ارمانوں کی بانجھ ہواؤں سے کیا غرض؟ جاگتی آنکھوں کی چبھن کھاتا ہوا درد تمہیں کیوں دکھائی دے گا کہ تمہارے شیشۂ چشم پہ تو زنگ لگ چکا ہے۔ لہو سے لت پت کواڑوں سے الجھتی ہوئی چیخیں تمہیں کیوں سنائی دیں گی کہ تمہاری سماعتوں کے دریچوں پہ تو بے حسی اور بے حمیتی کی برف جم چکی ہے۔ تمہیں تو قارون اور فرعون کی طرح ڈوبتی ہوئی اپنی نبضیں بھی نظر نہیں آ رہی ہیں۔ ہواؤں کی طرح دھیرے دھیرے تمہارے دشتِ بدن میں اترتا ہوا تباہی کا زہر بھی تمہیں دکھائی نہیں دے رہا اور دکھائی دے گا بھی نہیں۔ فرعون کو موت کے لہراتے ہوئے سائے دکھائے دیئے جاتے تو وہ نیل کے سینے پہ پاؤں کیوں دھرتا۔
انقلاب کا ریلا اپنے سینے پہ رہگذر سجا چکا ہے اور تم اس رہگذر

11093

Marfat.com

پر اندھا دھند دوڑتے چلے جا رہے ہو اور اُدھر مصطفوی لہریں پر تول رہی ہیں۔ سبز موسموں کی لہراتی ہوئی سرگوشیوں کے جھرمٹ میں ترنجنوں میں کھنکتے ہُوئے لہجے نئے دنوں کی نوید سے چمک رہے ہیں۔ خوشبودار کے عَلَم کھلنے والے ہیں۔ قطرہ قطرہ پگھلتی ہوئی غلامی کی زنجیریں رتجگوں کے دھوئیں میں لپٹے ہُوئے اداس چہروں کے افق پہ صبحِ نو کی دلربا کرنیں سجا رہی ہیں۔ طوفان' اونگھتی رات کے شانوں کو جھنجھوڑتا ہوا آگے ہی آگے بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ پھولوں کے پالنہار آ رہے ہیں۔ نگہتوں کے رکھوالے بڑھ رہے ہیں۔ وقت کے صفحوں پر دستِ جرأت سے شہادتوں کی عبارتیں لکھنے والے نوجوان صف آرا ہیں۔ نقارہ بجنے والا ہے۔ تمازتوں کا مداوا کرنے اور خاکِ سوزاں کو تازہ کرنے کے لیے گھٹاؤں کی پالکی سجائی جا چکی ہے۔ نواحِ ظلمت میں قریہ قریہ نئی سحر کے علم گڑ رہے ہیں۔ لاکھوں بجھتی آنکھوں میں ایک ہی سپنا ہمک رہا ہے

انقلاب ۔ انقلاب ۔ انقلاب

انتظار کرو' اس وقت کا جب رنگین رخساروں میں لہراتی ہوئی زردیاں نغماتِ آتشیں بن کر بکھر جائیں گی اور تم اس شعلۂ انتقام میں اپنے فرسودہ نظام سمیت ہمیشہ کے لیے جل کر راکھ ہو جاؤ گے۔

انوار فریدی

۱۳/۷/۹۶

Marfat.com

Marfat.com

حمدِ باری تعالیٰ

اے خدائے کائناتِ رنگ و بو
بخش دے مجھکو بھی اپنی جستجو

دم بدم قائم رہے ۔ دائم رہے
سر میں سودا، دل میں تیری آرزو

حُسن تیرا ہے نجوم و ماہ میں
رنگ پھیلے ہیں ترے ہی کو بہ کو

با خدا مجھ کو ہجومِ کرب میں
تھامتا ہے مژدۂ لَا تَقْنَطُوْا

واسطہ تجھ کو ترے محبوبؐ کا
حشر میں رکھنا مری بھی آبرو

Marfat.com

نعتِ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم

جہاں میں رحمتِ حق کا ہے جلوہ گنبدِ خضریٰ
غمِ دنیا کے ماروں کا سہارا گنبدِ خضریٰ

کسی سے حالِ دل اپنا کہوں، یہ ہو نہیں سکتا
مرے دردوالم کا ہے مداوا گنبدِ خضریٰ

تری قسمت پہ قرباں دو جہاں کی رونقیں طیبہ
بٹے رحمت یہاں اور تو نے پایا گنبدِ خضریٰ

مجھے جنّت کے نظاروں کی خواہش ہو تو کیونکر ہو
کہ جنّت سے بھی بڑھ کے میں نے پایا گنبدِ خضریٰ

تجھے انوار بڑھ کر رحمتیں سینے لگا لیں گی !
کہ ٹھہرایا ہے تو نے اب وسیلہ گنبدِ خضریٰ

Marfat.com

اُٹھا کے جب علم نکلیں گے جذبے
چٹانوں کا جگر چیریں گے جذبے

کریں گے سامنا ہر اک بھنور کا
ہر اک طوفاں کا رُخ موڑیں گے جذبے

قسم ہے سرزمینِ کربلا کی!
لہو کی دھار سے پھوٹیں گے جذبے

Marfat.com

جہاں تک چاند سُورج کی پہنچ ہے
وہاں تک ایک دن پہنچیں گے جذبے

پگھل جائیں گے پتھر اب دلوں کے
ہر اک سینے میں اب دھڑکیں گے جذبے

اُجالے پائیں گے، حُسنِ نبیؐ سے
تو بُوئے زلف سے مہکیں گے جذبے

پرندے بن کے مصطفوی شجر کے
گھنی شاخوں پہ اب چہکیں گے جذبے

نوائے انقلاب اُبھرے گی ایسے
صلیبوں پر بھی گونج اُٹھیں گے جذبے

نہیں ہوگا وہ جو چاہیں گے حاکم
وہی اب ہوگا جو چاہیں گے جذبے

Marfat.com

جو لپکے ہیں ہمیشہ گلستاں پر
اُنہی شعلوں پہ اب لپکیں گے جذبے

نہ تیرے جبر سے رستہ رُکے گا
نہ تیرے ظلم سے ہاریں گے جذبے

چٹختی ہچکیاں، دُکھتی خراشیں
سکوں کی لہریں بدلیں گے، جذبے

کھلیں گے روشنی کے پھول آخر!
ہر اک آنگن میں یوں چمکیں گے جذبے

پلٹیں گے بساطِ شب یہ اک دن
دریچے صبح کے کھولیں گے جذبے

ہَوا چلنے کو ہے انوار ایسی!
کہ خوشبو کی طرح پھیلیں گے جذبے

Marfat.com

عَزم

لڑوں گا لہر سے طُوفان سے نہ ہاروں گا
جہاں بھنور ہے سفینہ وہیں اتاروں گا
گریں گے ظُلم کے ایوان دیکھنا اِک دن
ہر ایک شہر سے یوں زلزلے اُبھاروں گا

Marfat.com

کہتے ہیں یہ حالات کے بدلے ہوئے تیور
ہونا ہے بپا حشر سے پہلے کوئی محشر!

کہرام کی بُو اوڑھ کے نکلیں گی ہوائیں!
پھونکے گا فضاؤں سے کوئی آگ کا منتر

ہر ایک کی دستار میں بارود بھرا ہے
سر جوڑ کے بیٹھے ہیں پئے امن جو رہبر

Marfat.com

بنیاد میں مٹّی ہے کوئی خوں تو نہیں ہے
بہتر ہے ترے تاج محل سے مرا چھپّر

اُبھرے گا تو چیرے گا فضاؤں کا جگر بھی
طوفان لیے بیٹھا ہے خاموش سمندر

پتھرائی ہوئی آنکھ لیے سوچ رہا ہوں
شبنم سا یہ احساس بھی ہو جائے نہ پتھر

انوارؔ سرِ شام کوئی اشک جلاؤ
تارا تو نہیں آئے گا دیوار کے اوپر

Marfat.com

انصاف یہاں قتل ہُوا اب کے برس بھی
مظلوم نے پائی ہے سزا اب کے برس بھی

کٹتے رہے انسان، تڑپتے رہے لاشے!
مقتل میں بڑا شور رہا اب کے برس بھی

بارش بھی کسی داغ کو دھونے نہیں اُتری
روٹھی ہی رہی جیسے گھٹا اب کے برس بھی

اس بار بھی ہر لفظ رہا بانجھ ہمارا
پہنچی نہ سرِ عرش دُعا اب کے برس بھی

Marfat.com

اس بار بھی بستی پہ رہا شب کا تسلط
اُبھی ہے چراغوں سے ہوا اب کے برس بھی

تسبیح گھماتے ہوئے لوگو! ذرا سوچو!
ناراض ہے کیوں ہم سے خُدا اب کے برس بھی

اک خواب جو منجدھار میں برسوں سے گھرا ہے
اس خواب کو ساحل نہ ملا اب کے برس بھی

ہر شہر کے ہر موڑ پہ پامال ہوئی ہے
لپٹی ہوئی آنچل میں حیا اب کے برس بھی

بت جھڑ کی گھنی شب میں بہاروں کی سحر کا
پیغام نہیں لائی صبا، اب کے برس بھی

Marfat.com

برسوں سے جھلستی ہوئی تنہائی کے موسم
بھولے نہ مرے گھر کا پتہ اب کے برس بھی

احساس کے سینے میں اُترتے رہے خنجر!
غم ہی تھے محبت کا صلہ اب کے برس بھی

تازہ تھا ابھی زخم وہ پچھلے ہی برس کا
اک زخم نشاں چھوڑ گیا اب کے برس بھی

انوارؔ جو صحرا میں کہیں کھو سی گئی تھی
پاتال میں ڈوبی وہ صدا اب کے برس بھی

Marfat.com

ظاہر اُجلے باطن کالے ہوتے ہیں
چہروں کے اُس پار بھی چہرے ہوتے ہیں

بعض چمکتی چیزیں بھی ڈس لیتی ہیں
کچھ سانپوں کے رنگ سنہرے ہوتے ہیں

صحراؤں سے بڑھ کے روحیں تپتی ہیں
دریاؤں سے گھاؤ گہرے ہوتے ہیں

Marfat.com

دیکھو تو کچھ اُجلی اجلی آنکھوں میں
خوابوں کے سنسان جزیرے ہوتے ہیں

ڈھونڈو تو، کچھ اُجڑے اُجڑے لوگوں میں
چاہت کے انمول خزانے ہوتے ہیں

دیواروں سے رُکتی ہیں کب آوازیں
آوازوں کے اپنے رستے ہوتے ہیں

Marfat.com

بے بسی

ہنسی زمانے کی سہہ لوں مگر ستم یہ ہے
کہ اب تو ہنستی ہے میری ہی بے بسی مجھ پر
کواڑ تھام رہا تھا کہ تیز بارش میں!
مرے مکان کی دیوار آ گری مجھ پر

Marfat.com

❀

خوں میں کچھ سیّال چھپائیں زندہ رہتی ہیں
آنسو اِن کو لاکھ بجھائیں ، زندہ رہتی ہیں

زنجیریں پہنانے والا ظالم کیا جانے
جذبوں سے معمور صدائیں زندہ رہتی ہیں

چھُپ جاتا ہے بیج زمیں میں اُگ آتے ہیں خار
دب جاتا ہے جُرم ، سزائیں زندہ رہتی ہیں

Marfat.com

کچھ یادوں کے سینوں سے اُٹھتی ہیں ٹیسیں بھی
مر جاتے ہیں لوگ ، خطائیں زندہ رہتی ہیں

اُمیدوں کے پھول کھلیں گے آج نہیں تو کل !
اشکوں سے شاداب دعائیں زندہ رہتی ہیں

لہراتی پھرتی ہے خوشبو چوم کے اس کا نام
چھو کر اسکی زلف، ہوائیں زندہ رہتی ہیں

مرتا ہے کب موت کے ہاتھوں ممتا کا احساس
سر پہ سایا بن کر مائیں زندہ رہتی ھیں

قریہ قریہ گونج رہی ہے کربل کی تاریخ
مٹ جاتا ہے ظلم، وفائیں زندہ رہتی ہیں

Marfat.com

دِل درد کی بستی میں دُعا مانگ رہا ہے
لُٹ کر بھی زمانے کا بھلا مانگ رہا ہے

ہر شخص مفادات کی ڈوری سے بندھا ہے
ہر شخص محبت کی جزا مانگ رہا ہے

سوکھا بھی سجا لیتا ہے خود پر نئے پتّے
کھوٹا بھی یہاں یار کھرا مانگ رہا ہے

Marfat.com

تو میرے لہو میں ہی ڈبو کیوں نہیں لیتا
گر ہاتھ ترا رنگِ حنا مانگ رہا ہے

آ پھر سے "تپاک" اور "محبت" سے گلے مل
احساس کوئی زخم نیا مانگ رہا ہے

فٹ پاتھ پہ اک ماں کا بلکتا ہُوا بچہ
دنیا سے، لُٹی ماں کی ردا مانگ رہا ہے

حق مانگے اگر کوئی تو لگتا ہے کہ جیسے
بھُوکا کسی بھُوکے سے غذا مانگ رہا ہے

دل دستِ خزاں میں ہے مگر یاد کا طائر
انوارؔ وہی پیڑ ہرا مانگ رہا ہے

Marfat.com

نظامِ زر

جو ثمر لے کے غریبوں کے لیے
دیکھنے کو صرف چھلکے چھوڑ دے
اے خُدا دے کر اسے اِک جسم سا!
اِس نظامِ زر پہ کُتّے چھوڑ دے

Marfat.com

یوں نت نئے انداز میں ڈھلتے ہوئے چہرے
دیکھے ہیں بہت رنگ بدلتے ہوئے چہرے

تو روز برس جاتا ہے دریاؤں پہ جا کر
اے ابر اِدھر دیکھ" اُبلتے ہوئے چہرے

اُجڑی ہوئی آنکھوں میں ہیں بکھرے ہوئے سپنے
سپنوں میں ہیں تمناؤں کے جلتے ہوئے چہرے

ہے ابرہہ گرمائل آرائشِ لشکر!
گزریں گے ابابیل مسلتے ہوئے چہرے

انوار مرے شہر میں شبنم کے امیں ہیں
سانپوں کی طرح زہر اُگلتے ہوئے چہرے

Marfat.com

مُسکراتے ہوئے سہتے ہیں تھپیڑے غم کے
حبسِ حالات میں یُوں جاں سے گزر جاتے ہیں
کوئی شکوہ نہ شکائیت نہ گِلہ ہی کوئی!
ہائے وہ لوگ جو چُپ چاپ بکھر جاتے ہیں

Marfat.com

وقت گہری ظلمتوں کی زد میں ہے
قریہ قریہ آندھیوں کی زد میں ہے

اَب تو یُوں لگتا ہے جیسے آدمی
آپ اپنی سازشوں کی زد میں ہے

منہدم دشمن نہ کر پائے جسے!
اب وہی گھر دوستوں کی زد میں ہے

Marfat.com

دیکھ فردا کا دریچہ کھول کر
تاج تیرا ٹھوکروں کی زد میں ہے

زندگی میں خواب بن کر آ کبھی!
آنکھ کب سے رتجگوں کی زد میں ہے

میرا سرمایہ، مرا کچا مکاں!
اے خُدا پھر بارشوں کی زد میں ہے

Marfat.com

صُبح آتی ہے کرن، خارِ مُغیلاں بن کر
شام ڈھلتی ہے تو اب شامِ غریباں بن کر

خواب صحرا ہیں تو تعبیر سرابوں جیسی
اور اُڑتی ہے گھٹا ابرِ گریزاں بن کر

یہ نیا دَور ہے خوش فہم نہ رہنا پھُولو!
لُوٹ لیتے ہیں یہاں لوگ نگہباں بن کر

Marfat.com

جب بھی حالاتِ سفیرانِ سحر کے لکھے
شب اُتر آئی ہے مضمون کا عنواں بن کر

خونِ کم ظرف کی آنکھوں میں اتر آیا ہے
خود کو سمجھے ہے خدا شاہ کا درباں بن کر

دوستی رسم ہے بس ہاتھ ملا لینے کی!
کون ملتا ہے یہاں درد کا درماں بن کر

اے مری یاد کے آنگن میں ٹہلنے والے
آ کسی روز مرے گھر میں بھی مہماں بن کر

عمر بھر رات بھی انوار نہ گزری سر سے
اشک بھی جلتے رہے شمعِ فروزاں بن کر

Marfat.com

اے خدا

پی رہی ہے زہر جیسے زندگی
دیکھ، رگ رگ میں گھلی ہیں تلخیاں
کر مداوا، کر مداوا، اے خدا
ختم ہو اب داستانِ خوں چکاں

Marfat.com

عمر بھر اپنے ہمیں دیتے رہے رسوائیاں
عمر بھر غیروں نے کی ہیں حوصلہ افزائیاں

مفلسی کی آگ میں جلتے رہے بچے مرے
اور ہمسائے کے گھر بجتی رہیں شہنائیاں

زندگی کاٹی ہے میں نے اُن دیاروں میں جہاں
جہل تو ہنستا رہا روتی رہیں دانائیاں

Marfat.com

خواب کے کچے گھروندے آنسوؤں میں بہہ گئے
روشنی کی آرزو نے لوٹ لیں بینائیاں

آپ کی نظروں میں میری مسکراہٹ ہے فقط
آپ کیا سمجھیں گے میرے درد کی گہرائیاں

رات نے پھر اپنے ہاتھوں سے لکھی ہیں آج بھی
ڈوبتے تارے کے ماتھے پر مری تنہائیاں

منجمد ہونٹوں کو ہلکا سا تبسم دو ذرا!
مانگتی ہے زندگی روٹھی ہوئی رعنائیاں

شام گہری ہو رہی ہے ڈوبتے جاتے ہیں دل
بھائیوں کا راستہ تکنے لگیں ماں جائیاں

وقت کی سفاک لہروں نے ڈبویا ہے مجھے
ورنہ پانی میں زیادہ تو نہ تھیں گہرائیاں

Marfat.com

وجود سرد ہے لیکن دماغ جلتا ہے
ہوا چلے تو بدن اور بھی پگھلتا ہے

بنا لیا ہے زمانے نے راہبر اُن کو!
جنہیں خبر نہیں رستہ کہاں نکلتا ہے

عجب مزاج ہے چارہ گروں کی بستی کا
جسے پلاؤ شہد زہر ہی اُگلتا ہے

وہ ڈالتا ہے ہمیں ظلمتوں کی زنجیریں!
چراغ جس کا ہمارے لہو سے جلتا ہے

Marfat.com

گھرے ہوئے ہیں مُسافر حصارِ وحشت میں
قدم بڑھائیں جو آگے تو دِل دہلتا ہے

اگر کرے بھی کبھی دل، عبُور ویرانہ!
تو ایک اور خرابے میں جا نکلتا ہے

صداقتوں کے عَلَم سرنگوں نہیں ہوتے
اگرچہ جبر بڑے زاویئے بدلتا ہے

کبھی بھی ظلم سے انوار دَب نہیں سکتا!
بغاوتوں کا یہ لاوا جہاں اُبلتا ہے

Marfat.com

پگھل جائینگی زنجیریں

چلا ہُوں کُفر سے لڑنے جلا کر کشتیاں ساری
پلٹ کر راستوں سے میں کبھی واپس نہ جاؤنگا
مرے جذبوں کی حدّت سے پگھل جائیں گی زنجیریں
یہ بازی جیت کر میں ساری دُنیا کو دکھاؤں گا

Marfat.com

روتے، ہنستے، دھندلے، اُجلے میلے جھوٹے سچے لوگ
دائیں، بائیں، آگے پیچھے، دیکھے کیسے کیسے لوگ

دل کے شیشے ٹوٹیں تو کب آتی ہے آواز یہاں
خاموشی سے جھیل رہے ہیں لمحہ لمحہ صدمے لوگ

بستی بستی، قریہ قریہ، ہر جانب اِک منظر ہے
ویراں صبحیں، اُجڑی شامیں، جلتے آنگن، بجھتے لوگ

Marfat.com

شیش محل میں رہنے والے! مُفلس کی تحقیر نہ کر!
رونق ہیں ہر ایک نگر کی، ہم سے بکھرے بکھرے لوگ

ڈھل جاتی ہیں عمریں آخر، غُربت کی زنجیروں میں!
مر جاتے ہیں اک بیٹی کا آنچل بُنتے بُنتے لوگ

ہنستے ہنستے ہو جاتی ہیں پلکیں غم سے بوجھل بھی
چپکے چپکے دے جاتے ہیں گہرے روگ سنہرے لوگ

اَب کے تو انوارؔ عجب ہے منظر مَرنے والوں کا!
دریاؤں میں ڈوب رہے ہیں، دریاؤں سے گہرے لوگ

Marfat.com

سُونے دہلیز بچھاؤں مَیں نِگاہیں کب تک
یُوں ہی سنسان رہیں گی مری راہیں کب تک

لَب اُبھرنے ہیں دھنک رنگ صدا کے نغمے!
اِن فضاؤں میں ابھی گونجیں گی آہیں کب تک

دھڑکنیں ڈوب رہی ہوں تو بچائیں کیسے؟
ہم غمِ دہر، ترا ساتھ نباہیں کب تک

Marfat.com

ہاں کسی روز تو پہنچیں گی سرِ عرش بریں
روک رکھے گا فلک میری کراہیں کب تک

ابرِ اک روز اِدھر بھی کبھی آئے مولا!
دشتِ احساس یہ پھیلائے گا باہیں کب تک

تو ہے بیزار تو جا ہم نے بھی چھوڑا تجھ کو
زندگی! اُوٹ کے ہم بھی تجھے چاہیں کب تک

ظُلم کی تاک میں رہتی ہے کماں گردش کی!
اِس کو انوارؔ بچائیں گی پناہیں کب تک

Marfat.com

سوداگر

وطن کی آبرو، ناموسِ ملّت کے یہ سوداگر
اُجالے بیچ کر ظلمت میں ڈوبی شام لیتے ہیں
جو اِک بستی کے دُکھ کا بھی مداوا کر نہیں سکتے
کروڑوں کے مقدّر کی لگامیں تھام لیتے ہیں

Marfat.com

جسم ٹکراتا ہے اِس دُنیا کے اندھے غار سے
روح ٹکراتی ہے سر اِس جسم کی دیوار سے

دل کے یثرب کو بھی کر جائے مدینہ ایک دن
اے صبا کہنا مرے پیارے سے مٹھن مٹھار سے

صُبح کی خواہش ہے اور جکڑا ہوا ہے رات نے
گُل کی چاہت ہے مگر اُلجھا ہوا ہوں خار سے

Marfat.com

کٹ رہی ہے شام کے سائے میں تنہا زندگی!
وقت کا جنگل ہے اور بچھڑا ہوا ہوں ڈار سے

وقت نے کرنا ہے اِک دن فیصلہ یہ دیکھنا
ہے قوی میرا قلم، ظالم ترے ہتھیار سے

یہ مری نظمیں، مری غزلیں اُسی کا فیض ہیں
روشنی ہے فکر میں قُدرت کے اس شہکار سے

بُزدلو! اسلاف کی تاریخ اُٹھا کر دیکھ لو
جو مَرے معیار سے وہ کب ڈرے مقدار سے

چاٹتے رہتے ہیں خود اپنے ضمیروں کا لہو!
حکمراں اب پیٹ بھرتے ہیں اسی مُردار سے

اَب تو اس شہرِ سیاست کی یہی پہچان ہے
دوستی دشمن سے اور غدّاریاں دلدار سے

Marfat.com

لے گئے احباب اسکو جانب دار و رسن!
بچ گیا جو راستے میں دشمنوں کے وار سے

ڈگریاں تھامے ہوئے پھرتا ہوں میں اس شہر میں
کام چلتا ہے جہاں بس درہم و دینار سے

حال پہلے کی طرح انوارؔ پھر بدحال ہے
بس نہ ہم نے عبرتیں گزرے ہوئے ادوار سے

Marfat.com

سرد ہو جائیں گے اک روز یہ سانسوں کے چراغ
جینے والوں کو بتاتے ہیں یہ قبروں کے چراغ

وقت کی گرد مٹا دے گی نشاں شاہوں کے
گُل نہ کر پائیں گی صدیاں بھی فقیروں کے چراغ

آگ سے اُن کو ڈراؤں تو بُرا مانتے ہیں
گھاس کی چھت پہ جلاتے ہیں جو تنکوں کے چراغ

اک شبِ تار مسلّط ہے زمیں پر لیکن!
سرِ افلاک چمکتے ہیں ستاروں کے چراغ

Marfat.com

جسم بہہ جاتا ہے مٹّی میں پسینہ بن کر
تب کہیں کھیت سے اُگتے ہیں کِسانوں کے چراغ

وقت کی گرم ہواؤں کی جُھلستی رُت میں
خوں سلگتا ہے تو جلتے ہیں غریبوں کے چراغ

روشنی اوڑھ کے ہر بات سے خُوشبُو نکلے
اُس کا لہجہ ہے کہ روشن ہیں گلابوں کے چراغ

اَب اُجالا ہی اُجالا ہے مری آنکھوں میں
خواب بُجھتے ہیں تو جل اُٹھتے ہیں اشکوں کے چراغ

کہکشاں بن کے چمک جاؤں گا انوار اِک دن
بھیجتا رہتا ہے مجھ کو وہ دعاؤں کے چراغ

Marfat.com

اَدھُورے لوگ

بنامِ زندگی آنسو
کہ پی لیتے ہیں لوگ اکثر
گریباں چاک ہو جائیں
تو سی لیتے ہیں لوگ اکثر

مگر یہ زندہ رہنے کی
حرارت کیوں نہیں پیتے!
اُدھڑ جاتی ہیں جب رُوحیں
تو ان کو کیوں نہیں سیتے؟

Marfat.com

وقت کی آواز

ہاتھ پر ہاتھ دھرے یوں تو نہ بیٹھو لوگو!
اَب ذرا وقت کی آواز کو سمجھو لوگو
یونہی حالات کے زنداں میں رہو گے کب تک
بڑھ کے ہر ظُلم کی دیوار گرا دو لوگو

Marfat.com

وہ مری بستی سے گزرا اور پُوچھا تک نہیں
پُوچھتا کیا؟ جس نے مجھ کو مُڑ کے دیکھا تک نہیں

ایک جانب عیش میں ڈوبی ہوئی ہے زندگی
دوسری جانب یہاں پاؤں میں جوتا تک نہیں

منتظر شب کی رہی دن بھر تھکن مجبُور کی!
آئی شب تو سر چھپانے کو بھی کُٹیا تک نہیں

مفلسی نے کر دیا تھا اس قدر مفلوج اُسے
غرقِ دریا ہو گیا لہروں سے اُلجھا تک نہیں

Marfat.com

تپ رہا ہے جسم سورج کی جلن سے آج بھی
دُور تا حدِّ نظر صحرا میں سایا تک نہیں

اُٹھ رہا ہے میری محنت کے سبب مل کا دھواں
اور جلانے کو مرے ہی گھر میں چُولھا تک نہیں

مر گیا اک شخص ٹکرا کر کسی کی کار سے
اور وہ پتھر کا بُت گاڑی سے اُترا تک نہیں

جل رہا تھا حصّہ داروں میں لہو مزدُور کا
اور منافع بانٹنے والوں نے دیکھا تک نہیں

ہے کوئی مفلس تو وہ انوار بے حس بھی تو ہے
وار کیا کرتا وہ، ظالم سے جو رُوٹھا تک نہیں

❀ ❀

Marfat.com

زِندگی

چھین لیتی ہے ایک دن ہم سے
سانس جتنے اُدھار دیتی ہے
موت تو مُفت میں ہوئی بدنام!
زندگی خود ہی مار دیتی ہے

Marfat.com

✿

نہ قصرِ شہ کے گنبد پر، نہ پربت کی چٹانوں میں
گزاری زندگی ہم نے کرائے کے مکانوں میں

روایت اپنی کھو بیٹھا، مرا جنگجو قبیلہ بھی
یہاں اب سو رہے ہیں تیر بھی اپنی کمانوں میں

فضائیں تو فضائیں ہیں، فلک بھی جھوم جاتا تھا
وہی سوزِ بلالیؓ اب کہاں اپنی اذانوں میں

Marfat.com

قیامت بیت جاتی تھی، دہل جاتے تھے دل جس سے
نہیں سوزِ دروں اب وہ خطیبوں کے بیانوں میں

ہوئے جاتے ہیں پژمردہ، تھکن سی کیا مسلّط ہے
بڑھاپا آ گیا کیسا، ابھی سے نوجوانوں میں

زباں سے لوگ جو کہتے، چھڑک دیتے تھے جاں اُن پر
سُنا ہے ایسا ہوتا تھا کہیں پچھلے زمانوں میں

ضمیروں کو یہاں پیسے کی خاطر بیچ دیتے ہیں
فقط چیزیں نہیں، ایماں بھی بکتا ہے دکانوں میں

پہن لیں وردیاں انوارؔ اب تو ڈاکوؤں نے بھی
وہی تو راہزن بھی ہیں، محافظ ہیں جو تھانوں میں

Marfat.com

جہاں میں کوئی بسیرا نہ کوئی ڈیرا ہے
کہ زندگی تو یہاں جوگیوں کا پھیرا ہے

کسی خوشی کی کرن کا گزر کہاں ہوگا؟
غمِ حیات کا بادل بہت گھنیرا ہے

ہوئے نگاہ سے اوجھل چراغ منزل کے
ہر ایک سمت سے یوں رہبروں نے گھیرا ہے

Marfat.com

وہ صبح تھی کہ ترے حُسن کا سویرا تھا
یہ رات ہے کہ تری زُلف کا پھریرا ہے

جہاں پہ قدر ہو اِسکی وہیں پہ چمکتا ہے
وگرنہ وقت کا تارا، ترا نہ میرا ہے

ہے زخم رُوح میں، تو نے یہ خواب آنکھوں کا
کیا ہے چور کہاں اور کہاں بکھیرا ہے

خود اپنے ہاتھ سے انوار آپ لٹتا ہے
رہِ حیات میں انسان خود لُٹیرا ہے

Marfat.com

مُشاہدہ

گُہر پاتال میں، مٹّی میں ہیرے رُلتے دیکھے ہیں
ہماری آنکھ نے پھُولوں میں پتھر تُلتے دیکھے ہیں
غریبوں کے ہزاروں اشک بھی جنکو نہ دھو پائیں
وہ دھبّے زر کے کچھ قطروں سے ہم نے دُھلتے دیکھے ہیں

Marfat.com

لُٹ گئے موسم سہانے لُٹ گئے
بج اُٹھے نوحے، ترانے لُٹ گئے

ظُلم کی جھوٹی اَنا کے ہاتھ سے
دیکھئے کتنے گھرانے لُٹ گئے

نفرتوں نے کردیا مفلس ہمیں!
چاہتوں کے سب خزانے لُٹ گئے

Marfat.com

اک محافظ مرگیا ہے شہر کا!
کتنے چوروں کے ٹھکانے لُٹ گئے

عشق میں مجنوں ہوئے ہیں سرفراز
عقل والے اور سیانے لُٹ گئے

میکدے اَب جسم کے آباد ہیں
رُوح کے سَب آستانے لُٹ گئے

ہونٹ پتّھر ہو گئے انوارؔ اَب!
مُسکرانے کے زمانے لُٹ گئے

Marfat.com

میں خوشی کے گیت گاؤں کس طرح

لوگ کہتے ہیں مجھے اکثر کہ میں
درد میں ڈوبی ہوئی آواز ہوں
آہ بن کر گونج اٹھے جو روح میں
بربطِ غم کا میں ایسا ساز ہوں

کیوں نہیں لکھتا خوشی کے گیت میں
چیختی ہے کیوں مری یہ شاعری
ہوک سی اٹھتی ہے کیوں الفاظ سے
رو رہی ہے کیوں یہ فن کی بانسری

Marfat.com

میں غموں کا، آنسوؤں کا ترجماں
قہقہوں کی داستانیں کیا لکھوں
بہہ رہی ہیں آبشاریں خون کی
میں انہیں کیوں نور کا جھرنا لکھوں

آرزوؤں کا، تمناؤں کا خوں!
خون خوابوں کے لُٹے گلزار کا
قریہ قریہ دیکھتا ہوں ہر طرف
خون بھوکے مفلس و نادار کا

مر رہے ہیں لوگ میرے سامنے
دندناتی پھر رہی ہیں وحشتیں
چیختی ہے آبروِ مظلوم کی!
گونجتی ہیں ظالموں کی دہشتیں

Marfat.com

میں بھی اس بستی کا باسی ہوں جہاں
جل رہے ہیں بھوک سے دیوار و در
حق جہاں ملتا نہیں حقدار کو
جو نہیں جھکتے وہ کٹ جاتے ہیں سر

میں بھی اس بستی کا باسی ہوں جہاں
حکمراں بے حس ہیں اور عیاش ہیں
مر گیا جن کا ضمیرِ زندگی!
جو فقط اک چلتی پھرتی لاش ہیں

تشنگی اتنی بڑھی کہ حبس میں!
پیاس سے باہر زبانیں آ گئیں
جس نے مانگی بوند بھی اس کے لیے
خون میں ڈوبی کمانیں آ گئیں!

Marfat.com

کٹ رہی ہیں گردنیں ہر موڑ پر
اُٹھ رہے ہیں ہر جگہ لاشے ابھی
سُرخ ہوتی جا رہی ہے سر زمیں
درد کے سائے نہیں سمٹے ابھی

کارخانوں سے دھواں اُٹھتا ہے جو
جل رہا ہے جسم یہ مزدُور کا
کارخانہ دار کا اِس کے سبب
گھر ہے مرمر کا، بدن کافور کا

بہتے زخموں میں ڈبوتا ہوں قلم
اور لکھتا ہوں انہی کی داستاں
میرے دُکھ بانٹیں ہواؤں کے ہجوم
خون کے آنسو بہائے آسماں

Marfat.com

درد، غم، زخمِ جدائی، بے بسی
کیسے کیسے ہیں یہاں اُترے عذاب
قافلے والو! بتاؤ تو سہی!
کون ہے جس نے نہیں دیکھے عذاب

آنکھ ویراں، ہونٹ پتھر ہو گئے
دوستو میں مسکراؤں کس طرح
مارتا جاتا ہے سب کو غم یہاں
میں خوشی کے گیت گاؤں کس طرح

Marfat.com

رات اور میں

مشترک ہے درد دونوں کا مگر اک بات میں
مختلف کچھ رات کے اور میرے دھارے ہو گئے
میری آنکھوں سے جو ٹپکے اشک، شبنم بن گئے
رات کی آنکھوں سے جو ٹپکے، ستارے ہو گئے

Marfat.com

میری اُمّید پہ، کیسا یہ فسوں طاری ہے
ریزہ ریزہ ہے بدن اور سفر جاری ہے

اے شبِ غم یہ ترا کرب بجا ہے لیکن
زندگی آج تلک تجھ سے کہاں ہاری ہے

کون جانے کہ سحر تک ہو تماشا کیا کیا ؟
آج بیمار پہ یہ رات بہت بھاری ہے

آ شبِ ہجر ترے ناز اٹھاؤں سارے
تو مہاجر ہے مگر دل میرا انصاری ہے

Marfat.com

اتنا مغرور نہ ہو تو نے وہ دیکھی ہی نہیں
جو مری راکھ میں لپٹی ہوئی چنگاری ہے

ظلم کے دست و گریبان سے اُلجھے کیسے؟
ہائے افسوس یہ ملّاں بھی تو درباری ہے

طنز کرتے ہو تو سینے بھی لگا لیتے ہو
دوستو! کتنی بھیانک یہ ملنساری ہے

عدل گاہوں سے بھی اَن وار ٹپکتا ہے لہو
نام انصاف کا دہشت کی طرفداری ہے

Marfat.com

عُمر گزری ، ختم ہونے ہیں نہ وہ آیا سفر
کاتبِ تقدیر نے لمحے ہیں جو لکھا سفر

مَیں رواں ہوں تن بدن پہ لُو کی لہریں اوڑھ کر
کر رہا ہے ساتھ میرے دھوپ کا دریا سفر

لُوٹ لے گی تجھ کو اِن گلیوں کی اندھی روشنی
تُو نہ کر اس شہر میں اے دیدۂ بینا سفر

Marfat.com

راحتوں میں راستوں کے دُکھ ڈھلیں گے ایکدن
چلتے چلتے کٹ ہی جائے گا کبھی اپنا سفر

اب تو یوں لگتا ہے جیسے عمر بھر کرتے رہے
منزلوں سے راستوں کی سمت ہم اُلٹا سفر

تُو نہ جا اے عکسِ جاناں! چھوڑ کر تنہا مجھے
تُو مری آنکھوں میں رہ، تجھ کو نہیں زیبا سفر

اے نگاہِ یار میں قرباں ترے اعجاز پر
تو نہ ہوتی ہم سفر تو کس طرح کٹتا سفر

آنسوؤں کی جھیل کے اُس پار اُترنے کے لیے
کر رہا ہے آنکھ کی کشتی میں اک سپنا سفر

عزم ہو تو کٹ ہی جاتا ہے فصیلوں کا جگر
پتھروں سے کب رُکا اتوار جذبوں کا سفر

Marfat.com

کھیل

جمہور کے پردے میں یہ کیا کھیل رچا ہے
ایوان میں پہنچے ہیں وہی لوگ پرانے
لٹ جاتے ہیں شاہوں کے مفادات میں اکثر
منسوب جو ہوتے ہیں غریبوں سے خزانے

Marfat.com

سیاستدان

چاہتیں دشمنوں پہ لٹاتے ہیں یہ
اور اپنوں کے آنگن جلاتے ہیں یہ

ظلمتِ وقت سے اتنے مانوس ہیں
اپنے ہاتھوں سے شمعیں بجھاتے ہیں یہ

Marfat.com

رہبری کا بھی دعویٰ ہے اِن کو مگر!
منزلوں کے نِشاں بھی مٹاتے ہیں یہ

منتخب ہو کے پہچانتے ہی نہیں
عہد و پیماں کو بھی یوں بھلاتے ہیں یہ

درس دیتے ہوئے امن و ایمان کا
اپنے کردار کو بھول جاتے ہیں یہ

گھول دیتے ہیں جو زندگی میں دھواں
نفرتوں کے وہ شُعلے گِراتے ہیں یہ

سسکیوں اور چیخوں کے انبار میں
راگ جمہوریت کے سُناتے ہیں یہ

Marfat.com

ان کے گالوں کی سُرخی سے ہے یہ عیاں
خون پیتے ہیں تو جگمگاتے ہیں یہ

مشترک ہوں مفادات ان کے تو پھر
بھول کر نفرتیں مل بھی جاتے ہیں یہ

زر کی خاطر سیاست کے بازار میں
رنڈیوں کی طرح بک بھی جاتے ہیں یہ

❀ ❀

Marfat.com

نیا دَور

آج کل رینگتے ہیں سینوں پر
اَب نہیں دور وہ، کبھی جس میں
آستینوں میں سانپ پلتے تھے،

Marfat.com

ڈو سیاسی دھڑے

ایماں کے خریدار اُدھر بھی ہیں اِدھر بھی
بِک جانے پہ تیار اُدھر بھی ہیں اِدھر بھی

رِستے ہوئے ناسور ہیں یہ جسمِ وطن کے
یہ باعثِ آزار اُدھر بھی ہیں اِدھر بھی

ساحل سے بہت دُور ہے حالات کی ناؤ
ٹوٹے ہوئے پتوار اُدھر بھی ہیں اِدھر بھی

Marfat.com

ہے کتنا خطرناک سیاست کا یہ جنگل !
کچھ بھیڑیئے خونخوار، اُدھر بھی ہیں اِدھر بھی

کرسی کے لیئے برسرپیکار ہیں دونوں
تھامے ہوئے ہتھیار، اُدھر بھی ہیں اِدھر بھی

لوگ آج بھی اس گردِ مسافت میں گھرے ہیں
بھٹکے ہوئے سالار، اُدھر بھی ہیں اِدھر بھی

پہنے ہوئے اسلام کا ملبوس ہیں لیکن
اسلام کے غدار، اُدھر بھی ہیں اِدھر بھی

نوچیں گی بہت جلد انہیں وقت کی چیلیں
فردا کے یہ مُردار، اُدھر بھی ہیں اِدھر بھی

Marfat.com

قاتل بھی انہی میں ہیں تو رہزن بھی انہی میں
کردار کے بدکار، اُدھر بھی ہیں اِدھر بھی

ڈسنے کو ہمیں سانپ نکلتے ہیں جہاں سے!
ہاں موت کے وہ غار، اُدھر بھی ہیں اِدھر بھی

ملتے ہیں گلے بھی تو کتر لیتے ہیں جیبیں
کچھ ایسے ملنسار، اُدھر بھی ہیں اِدھر بھی

اعدا کی اُبھرتی ہوئی للکار کے آگے
ٹوٹی ہوئی تلوار، اُدھر بھی ہیں اِدھر بھی

جس جہل نے اقوام میں بانٹی ہے ہلاکت
اُس جہل سے سرشار، اُدھر بھی ہیں اِدھر بھی

Marfat.com

الفاظ ہیں پتھر ہیں تو سوچوں میں شرارے
ذہنوں کے یہ بیمار، اُدھر بھی ہیں اِدھر بھی

رکھنا تھا اِنہیں جس کے ہر اک زخم پہ مرہم
اُس قوم سے بیزار، اُدھر بھی ہیں اِدھر بھی

جو خون تو پی جاتے ہیں سایا نہیں دیتے
بے فیض وہ اشجار، اُدھر بھی ہیں اِدھر بھی

پھیلا ہے یہاں جن کی غلاظت سے تعفّن
بدبُو کے وہ انبار، اُدھر بھی ہیں اِدھر بھی

انوارؔ سنانے تھے جنہیں امن کے نغمے
بکھرے ہُوئے وہ تار، اُدھر بھی ہیں اِدھر بھی

Marfat.com

شہرِ صلیب میں

وقت کی شاخ سے ٹوٹ کر دن گرا
اور دن کی جگہ رات رِسنے لگی
پھر تصوّر میں طوفاں مچلنے لگے
پھر مری جاں کی دیوار ہلنے لگی

حبس بڑھنے لگا ہے فضاؤں میں پھر
کس نگر جا کے ٹھنڈی ہوا کھو گئی
لفظ مشکل سے ہونٹوں تلک آئے تھے
لب ہلے اور میری دعا کھو گئی

سینۂ شب سے اُٹھتا ہوا یہ دھواں
میری محبوس سانسوں میں ڈھلنے لگا
آہٹیں رہگذاروں کی سونے لگیں
شور خاموشیوں میں بدلنے لگا

Marfat.com

چاند زردی کی چادر لپیٹے ہوئے
پھر پریشاں کھڑا ہے مرے بام پر
درد نے میرے تاریک آنگن میں پھر
کتنی شمعیں جلادیں مرے نام پر

رقص کرنے لگیں غم کی پرچھائیاں
ساز دلدوز آہوں کے بجنے لگے
روح میں کرب کا زہر گھلنے لگا
اشک ویران پلکوں پہ سجنے لگے

میرے احساس پر پھینکنے کے لیے
لمحے لمحے کے ہاتھوں میں تیزاب ہے
حشر برپا تھا کل بھی سماعت میں اور
آج بھی کتنی چیخوں کا سیلاب ہے

Marfat.com

چیخ مجبور کی، چیخ نادار کی
چیخ اُسکی جو آلام سے چوُر ہے
کل بھی محصُور تھی اے خدا آج بھی!
زندگی کتنی چیخوں میں محصُور ہے

جس کو سجدہ کیا تھا ملائک نے وہ
جھک رہا ہے مسائل کے انبار سے
جس پہ عزت کی دستار باندھی گئی
آج ٹکرا رہا ہے وہ دیوار سے

جس نے دھرتی پہ سورج اگائے یہاں
اس سے گھر کا اندھیرا نہ ٹالا گیا!
وہ جو خُوشبو کے نغمات بُنتا رہا
اس کو نوکِ سناں پر اچھالا گیا

Marfat.com

ناگ پھنکارتے ہی رہے جبر کے
آگ محرومیوں کی جلاتی رہی
گھر ترستے رہے روشنی کو یہاں
اور دیوار، ظلمت اُٹھاتی رہی

آج بھی قید، زنداں میں ہے زندگی
طوق گردن میں، پاؤں میں زنجیر ہے
جا بجا اب بھی زخموں کے بازار ہیں
ظلم کے ہاتھ میں اب بھی شمشیر ہے

آنکھ میں ہے بہاروں کا سپنا مگر
اُسکی تعبیر سے رس رہا ہے لہو
دندناتی ہے وحشت یہاں آج بھی
اب بھی جلتی ہے انسان کی آبرو

Marfat.com

آج بھی ہیں صلیبیں ہر اک موڑ پر
ہر طرف ہے لہو کی شفق آج بھی
ناگہاں قتل کے خوف سے ہے یہاں
رنگ انساں کے چہرے کا فق آج بھی

عدل گاہوں میں انداز مقتل کا ہے
قتل انصاف کا ہو رہا ہے یہاں
ہاتھ منصف کے رنگین ہیں خون سے
خون ہی خون کو دھو رہا ہے یہاں

ظلم آزاد، مظلوم محصور ہے
اور بینائی قانون کی کھو گئی!
جرم کوئی کرے اور بھرے بے خطا
زندگی کتنی بوجھل یہاں ہو گئی

Marfat.com

خاک اُڑتی ہے تھانے میں مجبور کی
پگڑیاں خود محافظ گرانے لگے
بیٹھ کر اپنی غیرت کے لاشے پہ یہ
نوچ کر جسم انساں کا کھانے لگے

بنتِ حوّا کا آنچل نہ چھوتے تھے جو
ہاتھ اب وہ گریبان تک آ گئے
توڑ کر شرم و ایمان کی سرحدیں
اب یہ شعلے گلستان تک آ گئے

اس وطن کے حسیں مرمریں جسم کو
ناگ بیوروکریسی کا ڈستا رہا
جو گرفتارِ صدمات برسوں سے ہے
اس کو اپنے شکنجے میں کستا رہا

Marfat.com

کُرسیاں وہ جو مفلس کا حق ہیں یہاں
ان پہ اپنے چہیتے بٹھاتا ہے یہ
نُور دیتی بصیرت کو دھتکار کر
بے بصیرت پہ چاہت لُٹاتا ہے یہ

جو لُٹا آئے سب کچھ بنامِ وطن
اُن کو جاگیرداری کے پتھر لگے
جن کے جذبوں سے پُھوٹی کرن صبح کی
اُن کو سرمایہ داری کے خنجر لگے

لُٹ گئی آبروئے قلم بھی یہاں
آج بھی زرد چہرہ صحافت کا ہے
لفظ پر ہے حجابِ جہادِ قلم!
اور پسِ پردہ چہرہ عداوت کا ہے

Marfat.com

جن کا منصب تھا ظالم کو للکارنا
اب وہ شاعر خرافات میں کھو گئے
ٹالنی تھیں جنہیں شب کی تاریکیاں
وہ ستاروں کی بارات میں کھو گئے

شکلِ مومن میں مُلّاں ہے شر آج بھی
دین کے پردے میں فتنے جگاتا ہے یہ
بولتا ہے تو اُٹھتا ہے منہ سے دھواں
دین کے نام پر گھر جلاتا ہے یہ

تفرقے کا لہو پی کے پلتا ہے جو
فرقہ بندی ہی اب اس کا اعزاز ہے
مکر، ضد اور تکبّر کی پرواز کا
نقطۂ اختتام اس کا آغاز ہے

Marfat.com

کام اس کا ہے فتویٰ فروشی یہاں
علم سے دل نہیں پیٹ بھرتا ہے یہ
عظمتِ دین کے نام پر آج بھی !
دیں جلانے کا ہر کام کرتا ہے یہ

کب سکھایا ہے اسلام نے یہ سبق
خونِ ناحق سے اپنی قبا رنگ لو
نفرتوں کی سیاہی سے دنیا میں تم
اپنی دستار ، جُبّہ ، عصا رنگ لو

دیں فروشوں کا ایک اور طبقہ بھی ہے
جو درِ شد کے رستوں کا راہی رہا
جس کے ہاتھوں میں تسبیح چلتی رہی
ہونٹ پر ذکرِ ظلِّ الٰہی رہا

Marfat.com

ایستادہ یزیدوں کی صف میں بھی ہے
گا رہا ہے ترانے شہیدوں کے بھی
ظالموں سے خراج اپنی چپ کا بھی لے
لوٹ لیتا ہے گھر یہ مریدوں کے بھی

ظلم کو کیسے للکارنا یہ بھلا
بیچ دیتا ہے جو دین کی عصمتیں
بھول کر اپنے منصب کی تقدیس کو
مانگتا ہے جو آقاؤں سے خلعتیں

قربِ شہ میں گزر جائیں جو چند پل
اُن کو سرمایۂ جاں سمجھتا ہے یہ
کس ادب سے جھکاتا ہے گردن وہاں
حکم شاہی کو ایماں سمجھتا ہے یہ

Marfat.com

سر پٹختی ہے دانش یہاں آج بھی
حکمراں آج بھی ہے جہالت یہاں
اس سے پہلے کے حالات بھی تھے یہی
بد تریں آج بھی ہے یہ حالت یہاں

جو عَلَم لے کے سچّائیوں کا چلا
اُس کو راہوں میں پتھر ہی مارے گئے
جو بھی کرتا شجر تھا منے کو بڑھا
اُس کے بازو میں خنجر اُتارے گئے

اپنی تقدیر جو آپ لکھنے لگا!
اس کے ہاتھوں کی کاٹی گئیں انگلیاں
روشنی بانٹنے کو جو نکلا — کوئی
اس کے گھر پہ گرائی گئیں بجلیاں

Marfat.com

جس نے رُخ زندگی کے دکھائے نئے
اس کے افکار کا خوں نچوڑا گیا
جس نے کی ظلمتوں سے بغاوت یہاں
نور کا ہر وہ مینار توڑا گیا

پھر عجب کیا کہ بدلی نہیں یہ رُتیں
کیا تعجب جو پھیلا ہے شر آج بھی
آج بھی وقت ہے، سوچنا ساتھیو!
کیوں گریزاں ہے ہم سے سحر آج بھی

آج بھی رہنمایانِ ارضِ وطن!
پیٹ وعدوں سے بھرتے ہیں افلاس کا
تشنگی جو پکارے کوئی
خوں سے بھرتے ہیں دامن یہاں پیاس کا

Marfat.com

شہر جلتے رہے رات دن اور یہ !
راگ جمہوریت کے سناتے رہے
پھول بھرتے رہے اپنے دامان میں
اور بدلے میں کانٹے بچھاتے رہے

بھوک میں جو غذا کو ترستا رہا
اُسکی جھولی میں نعرے ہی ڈالے گئے
اُسکی جانب نہ دیکھا پلٹ کر کبھی
جسکی بیٹی کو ظالم اُٹھا لے گئے

گیت گاتے ہیں جو امن کے ہر گھڑی
اسلحہ بھی وہی بانٹتے ہیں یہاں
درس دیتے ہیں مہر و محبت کا جو
گردنیں بھی وہی کاٹتے ہیں یہاں

Marfat.com

عاصیو! ظالمو! سرکشو! قاتلو!
تم سے پہلے بھی فرعون آتے رہے
تم سے پہلے بھی سرکش ہیں گزرے بہت
جو زمانے میں طوفاں اٹھاتے رہے

آج ان کا نشاں تک بھی ملتا نہیں
ان کی سطوت زمیں میں دبا دی گئی
دھجیاں اڑ گئیں اُن کے اجسام کی
تمکنت کی عمارت گرا دی گئی

دھر میں ایک دن تم بھی مٹ جاؤ گے
وقت تم کو کچل کے گزر جائے گا
کچھ گڑھے ہوں گے اور ان میں کچھ ہڈیاں
دبدبہ خاک بن کر بکھر جائے گا

Marfat.com

بارشِ غم ہے پھر بھی یقیں ہے مجھے
گہری دلدل سے پاؤں نکل جائیں گے
پل رہی ہیں جہاں سازشیں موت کی
زلزلوں سے وہ ایوان ڈھل جائیں گے

کہہ رہا ہے یہ وجدان میرا مجھے
اب ہر اک جبر کا وقت محدود ہے
صرف پہچان اُسکی نہیں ہے تمہیں
ورنہ عیسٰی نفس تم میں موجود ہے

غفلتوں میں گھری قوم ! اُٹھ تو سہی !
اُٹھ کہ تیرا مقدّر بدلنے کو ہے
اُٹھ گرا دے فصیلیں ہر اک ظلم کی !
دیکھ اُس پار سورج نکلنے کو ہے

Marfat.com

پھول مہکے گا اک روز ایسا یہاں
جس کی خوشبو جہاں میں بکھر جائے گی
ظلم پہنچے گا انجام کو ایک دن
غمزدو! کرب کی شب گزر جائے گی

Marfat.com

حریمِ جاں میں

یہ قافلہ رنگ و بو کا لے کر چلا ہے کوئی حرم کی جانب
دلوں کو شاداب کر رہا ہے جدھر جدھر سے گزر رہا ہے
یہ کس کے حسنِ کلام کے پھول چُن رہی ہیں سماعتیں سب
یہ کس کا لہجہ مٹھاس بن کر حریمِ جاں میں اتر رہا ہے

Marfat.com

مجبوری

اذیّت
اوڑھ کر اپنے
بدن پہ زندگی بھر کی
کبھی دن کو
کبھی شب کو
لڑا جو بھوک سے اپنی
تو آج اُس فاقہ کش نے
زندہ رہنے کو یہاں اپنا
لہو بھی بیچ ڈالا ہے
تو کیا اب بھی اُجالا ہے؟

Marfat.com

مزدور

اپنے آنگن کی چمک اور بڑھانے کے لیے
ظالموں نے میرے آنگن کا اُجالا چھینا
سُرخرو جن کو مرے دستِ مشقّت نے کیا
اُنہی لوگوں نے مرے منہ سے نوالہ چھینا

Marfat.com

اِک نیا عہد زمانے کو دکھانا ہوگا
شب کو دن، دشت کو گلزار بنانا ہوگا

اس سے پہلے کہ صدا کوئی لگانے نکلیں
اس سے پہلے کہ دیئے خوں کے جلانے نکلیں
اس سے پہلے کہ زمانے کو جگانے نکلیں
اپنا سویا ہوا احساس جگانا ہوگا

Marfat.com

بے کسی، روگ، تھکن، درد سے دو بھر لوگو
مِل کے قطرے ہی تو بنتے ہیں سمندر لوگو
قرض باقی ہے جو اک آج بھی ہم پر لوگو

ہم میں ہر شخص کو وہ قرض چکانا ہوگا

اب زمیں پہ ہو ستاروں کا بسیرا ہر سُو
سب کے آنگن میں اُتر آئے سویرا ہر سُو
عدل و انصاف کا لہرائے پھریرا ہر سُو

یوں ہر اک ظُلم کی دیوار کو ڈھانا ہوگا

جن پہ چھایا رہا افلاس کا جادو برسوں
جن کی قسمت کے پریشاں رہے گیسو برسوں
جن کی آنکھوں سے بہے کرب کے آنسو برسوں

ہم کو اُن درد کے ماروں کو ہنسانا ہوگا

Marfat.com

اَب کے ٹھانی ہے کہ ماریں گے یا مرجائیں گے
ہم کسی جبر کو خاطر میں نہیں لائیں گے
ہم خزاؤں کے تھپیڑوں سے بھی ٹکرائیں گے

اَب تو گلشن میں بہارو تمہیں آنا ہوگا

Marfat.com

فیصلہ

ظلم مغرور ہے بہت لیکن
وقت یہ فیصلہ بھی کر دے گا
کون جیتا ہے کون ہارا ہے

Marfat.com

رہنماؤ

سامراجی خداؤں کے دربار میں

سر جھکاتے رہو، خیر پاتے رہو

قوم جلتی رہے بھوک میں اور تم!

جشنِ جمہوریت کے مناتے رہو

Marfat.com

محشر دیکھے
اکثر دیکھے

بدلے بدلے
تیور دیکھے

جلتے بجھتے
منظر دیکھے

کس کو فرصت
مڑ کر دیکھے

رہزن بنتے
رہبر دیکھے

زنجیروں کے
زیور دیکھے

Marfat.com

میری طرح وہ
لُٹ کر دیکھے

آنکھ سے بہتے
ساگر دیکھے

شیش محل میں
پتھر دیکھے

کاش کبھی وہ
رُک کر دیکھے
پیاسے بانٹتے
کوثر دیکھے

کچھ انسان
سمندر دیکھے

قاتل گھر کے
اندر دیکھے

سائے ہم نے
جل کر دیکھے

Marfat.com

اُتر آتی ہے نیند آنکھوں میں لیکن دل نہیں سوتا
مُحب محبُوب سے ہو کر کبھی غافل نہیں سوتا

نگاہیں دستِ ساقی کی عنایت پر سدا رکھنا
سخی کی بارگہ میں بیٹھ کر سائل نہیں سوتا

ہر اک لمحہ جگاتا ہے اُسے گرداب کا منظر
لرزتی کشتیوں کا منتظر ساحل نہیں سوتا

Marfat.com

نئے آفاق کی تسخیر میں رہتا ہے سرگرداں
رہِ حق کا مسافر پا کے اک منزل نہیں سوتا

اُتر آتی ہیں اس کے خوں میں چیخیں مرنے والے کی
سکوں کی نیند دنیا میں کبھی قاتل نہیں سوتا

مرے مولا! مؤرخ کب لکھے گا داستاں ایسی
کہ اب انصاف ہونے تک یہاں عادل نہیں سوتا

ہوا کی آہٹیں اُبھریں تو میں یہ سوچ کر شائد
تری آوازِ پا بھی ہو کہیں شامل نہیں سوتا

Marfat.com

دو منظر

(۱)

سونے چاندی اور زر و یاقوت میں لپٹی ہوئی
اِک چمکتی کار میں بیٹی کسی زر دار کی
جا رہی ہے کس انوکھی شان سے سُسرال کو

(۲)

دُوسری جانب شکستہ سی گلی کے موڑ پر
اشک آنکھوں میں لیے بیٹی کسی نادار کی
حسرتوں سے تک رہی ہے مفلسی کے جال کو

Marfat.com

بنتِ حوّا

دن ہُوں تو مجھے دن کی چمک بھی تو عطا کر
مَیں شب ہوں تو پھر مجھ کو ستاروں کی رِدا دے
بے باک نگاہوں میں گھِری ہوں مِرے مولا!
یا مُجھ کو قبا یا میری بستی کو حیا دے

Marfat.com

گزرنا جاں سے ہستی کے بکھر جانے سے بہتر ہے
یہ مرنا جیتے جی دنیا میں مر جانے سے بہتر ہے

ثمر باری کے موسم میں شجر ویران کر دینا
کسی ظالم کے قبضے میں ثمر جانے سے بہتر ہے

کسی کے واسطے راہوں میں گرد آلود ہو جانا
سجا کر آئینے تن پہ سنور جانے سے بہتر ہے

Marfat.com

اگر بس میں نبھانا عہدِ الفت کا نہ ہو تو پھر
نہ کرنا وعدۂ فردا مُکر جانے سے بہتر ہے

بھنور میں ڈوب جانا لڑتے لڑتے بپھری موجوں سے
سہارے لے کے دریا پار اُتر جانے سے بہتر ہے

اٹھا لینا کسی کا ایک آنسو اپنے دامن پہ
زرد یاقوت سے دامن کے بھر جانے سے بہتر ہے

جو مرنا ہے تو کیوں نہ موت کو ہم معتبر کر لیں
صلیبیں چوم لینا ڈر کے مر جانے سے بہتر ہے

بنالوں گا نشیمن پھر کہ ان سرکش ہواؤں میں
بکھرتا آشیاں انوار پر جانے سے بہتر ہے

Marfat.com

مَیں نہ کہتا تھا ہوا کی سازشوں کو روک لو
دیکھ لو کتنے شجر پتّوں سے خالی ہو گئے

لوٹ لے گی وقت کی سفّاک ظُلمت پھر تمہیں
سوچ کے جگنو اگر کِرنوں سے خالی ہو گئے

غم گساری، اُلفتیں، احساس، ہمدردی، وفا
ہم وہ پتھر ہیں جو اِن جذبوں سے خالی ہو گئے

زاہدو! تم پر عذاب آ جائے گا، گر یہ حرم
ہم سے شرمندہ گنہگاروں سے خالی ہو گئے

ہر طرف اِن وحشتوں کی گونج ہے بکھری ہوئی
اب تو ویرانے بھی سنّاٹوں سے خالی ہو گئے

Marfat.com

صدائے قلندرؒ

مَیں نے آواز جو دی ظلم نہ سہنا لوگو!
سُن کے آواز کمیں گاہوں سے ظالم نکلے
فکرِ فردا کے دریچوں کو جو کھولا میں نے
فتویٰ کفر لیے ”جاہل و عالمؔ“ نکلے

کرسیوں کے لیے آپس میں جھگڑنے والے
متحد ہو کے نکل آئے مٹانے مجھ کو
جب بھی ناکام ہوئی تیز ہوا کی سازش
ظلمتیں ٹوٹ پڑیں مجھ پہ بجھانے مجھ کو

میری راہوں میں اُٹھائی گئیں دیواریں بھی
میرے جذبوں کا سفر پھر بھی نہ رکنے پایا
جو مرے سر پہ تھا فیضانِ نظر کی صورت
شرق سے غرب تلک پھیل گیا وہ سایا

Marfat.com

بھول کیوں جاتے ہیں ہر بار، یہ دشمن میرے
جیت ہو جس کا مقدر، وہ کہاں ہارے گا
ہم سفر دستِ مسیحا ہو جہاں میں جس کا
دستِ اعداء کا اُسے زہر بھی کیا مارے گا

میں شہنشاہِ مدینہ کا گدا ہوں لوگو!
کی نہ دنیا کے کسی شہ کی گدائی میں نے
میں نے چھوڑا نہ یہ پیمانِ وفا کا دامن
اور ڈھونڈا نہ کوئی ہاتھ طلائی میں نے

کتنے انبار لگائے گئے زر کے لیکن
میں نے کردار کی ناموس کا سودا نہ کیا
سر جھکایا نہ کسی جبر و ستم کے آگے
دین کے نام کو، ایمان کو رسوا نہ کیا

Marfat.com

میری دولت یہ مرا درد ہے لوگو! جس سے
میں سجاتا ہوں یہاں مُردہ دلوں کی گلیاں
اپنے اُجڑے ہوئے دامان میں بھر لو سارے
چاندنی، پھُول، دھنک، نور، ستارے، کلیاں

اِس گراں بار ہُئی ماحول کو دیکھو جس میں!
حبس ہے، بھُوک ہے پتھر ہیں، ستم ہیں غم ہیں.
خوں کے طُوفان ہیں بپھرے ہوئے قریہ قریہ
خوف کے ابر ہیں، آلام ہیں، آنکھیں نم ہیں

کب تلک یونہی اندھیروں میں جیو گے آخر
سسکیاں بھرتے ہوئے جینا بھی کیا جینا ہے
قطرہ قطرہ جو پلاتا رہا تم کو اب تک
اب وہی زہر یہاں ظلم کو بھی پینا ہے

Marfat.com

ساتھ لاتی ہے ہر اک صبح دُکھوں کے سائے
شام پر شامِ غریباں کا گماں ہوتا ہے
رات پھر رات ہے تاریک تو ہو گی لیکن
دن کی آنکھوں میں بھی ظلمت کا سماں ہوتا ہے

رزق اُگلا ہے زمیں نے تو سبھی کا لیکن
پھر سرِ راہ یہ غُربت کا تماشا کیوں ہے؟
روشنی جس کے پسینے سے جنم لیتی ہے
وہی مزدُور اُجالے کو ترستا کیوں ہے؟

سسکیاں گوشۂ تنہائی میں بھرنے والو
یونہی چُپ چاپ تو حالات نہیں بدلیں گے
صرف چہروں کے بدلنے سے نظامِ زر کے
یہ خطرناک تضادات نہیں بدلیں گے

Marfat.com

بے حسی چھوڑ کے غیرت کو بنا لو رہبر
اُٹھ کے حالات کے زنداں سے بغاوت کردو
ہر محلّے سے محلاّت کی دیواروں تک
یوں بڑھو اَب کہ بپا ایک قیامت کردو

تم ہی حالات کے فاتح ہو، تمہی ہو غالب
ہاں مگر شرط ہے، یہ عزم نہ مرنے دینا
تم سے ٹکرا کے بکھر جائیں گے اک دن پربت
حوصلہ راہِ وفا میں نہ بکھرنے دینا

میرا اعلان ہے ظُلمت کے محافظ سُن لیں
رات کی کوکھ سے خورشید یہاں پھُوٹے گا
جن کی دولت ہیں فقط حرص و ہوس کے سائے
اُن کے مذموم مفادات کا بُت ٹوٹے گا

Marfat.com

بجلیاں کوند کے لپکیں کہ اُٹھے اب آندھی
اب قدم جانبِ منزل ہی بڑھیں گے میرے
روشنی ان کا مقدر ہے، شبِ تار نہیں
عزم کی رہ پہ جو ہمراہ چلیں گے میرے

راستہ روک نہ پائیں گے بھنور بھی میرا
عشق کی ناؤ پہ اُس پار اُتر جاؤں گا
قافلہ لے کے بہاروں کا جلو میں اپنے
میں یہاں آگ کے درّوں سے گزر جاؤنگا

Marfat.com

تقدیر

رات کتنی بھی ہو تاریک سحر تو ہو گی
شب کا انجام یہی آج تلک دیکھا ہے
اُسکی تقدیر میں ذِلّت ہے بتا دو اسکو
آج پھر جھوٹ صداقت سے الجھ بیٹھا ہے

Marfat.com

اِنقلاب آئے گا

قریہ قریہ مسرّت لُٹاتا ہُوا
کہکشائیں زمیں پر بچھاتا ہُوا
جھلملاتا ہوا، جگمگاتا ہُوا

اک انوکھا حسیں آفتاب آئے گا
انقلاب آئے گا

جو لرزتے لبوں سے نکلتی رہی
آنسوؤں اور آہوں میں ڈھلتی رہی
اور ہاتھوں کے آنگن میں پلتی رہی

اُس دُعا کا فلک سے جواب آئے گا
انقلاب آئے گا

Marfat.com

گونج اٹھیں گے دشت و جبل دیکھنا
سنگِ مرمر کے گرتے محل دیکھنا
پتھروں سے نکلتے کنول دیکھنا
کرگسوں کے جہاں میں عقاب آئے گا
انقلاب آئے گا

جو پیا جابروں نے نچوڑیں گے ہم
ایک قطرہ لہو کا نہ چھوڑیں گے ہم
ہر تکبر کی دیوار توڑیں گے ہم
بالیقیں لمحۂ احتساب آئے گا
انقلاب آئے گا

جو نشیمن ہمارے جلاتا رہا
خوں بہاتا رہا، دندناتا رہا
آبروؤں کی بولی لگاتا رہا
اب وڈیرا وہ زیرِ عتاب آئے گا
اِنقلاب آئے گا

Marfat.com

ہم جو افلاس کا زہر پیتے رہے
زہر پیتے رہے پھر بھی جیتے رہے
اور کانٹوں سے دامن کو سیتے رہے
جو سہا اب نہ وہ اضطراب آئے گا
اِنقلاب آئے گا

ہم دکھائیں گے دنیا کو سنسار میں
کتنی طاقت ہے جذبوں کی یلغار میں
باخدا اب غریبوں کے دربار میں
ہاتھ باندھے ہوئے ہر نواب آئے گا
اِنقلاب آئے گا

Marfat.com

گھر بسایا میں نے جس رستے پہ صحرا چھوڑ کر
قافلے گزرے بہاروں کے وہ رستہ چھوڑ کر

دن نیا نکلا ہے تو لائے گا پتھر بھی نئے
رات رخصت ہو چکی شیشے کا سپنا چھوڑ کر

فطرتاً کچھ لوگ مکھی کی طرح ہوتے ہیں جو
زخم پہ ہی بیٹھتی ہے جسم سارا چھوڑ کر

Marfat.com

وقت کا کیدو تعاقب میں ہے جسم و روح کے
ایک دن اُڑ جائے گی یہ ہیر رانجھا چھوڑ کر

کون پُوچھے گا تمہیں اِن ساحلوں کے اُس طرف
سوچ لینا، بوند رہ جاؤ گے دریا چھوڑ کر

آنکھ سے آنسو، فلک سے ٹوٹ کر تارا گرا
مَیں نے دامن میں لیا آنسو، ستارا چھوڑ کر

موت کی دہلیز پہ انوار اُترنا ہے مجھے
وقت کے سینے پہ لہراتا پھریرا چھوڑ کر

Marfat.com

لوگو!

زخم ملتے ہیں تو پھر کیوں چیختے ہو درد سے
چوٹ لگتی ہے تو لب سے آہ کیوں بھرتے ہو تم

چھوڑ دو اپنی تباہی کے گلے کہ جب یہاں
ظلم سہہ سہہ کر بھی ظالم کی مدد کرتے ہو تم

Marfat.com

جینے کا ملے پُرسا، مَرنے کا یہ ڈر جائے
جو کچھ بھی گزُرنا ہے۔ جلدی سے گزر جائے

اپنی ہی تسلّی کے الفاظ میں دفنا دو
وہ خواب جو آنکھوں کی دہلیز پہ مر جائے

یارب! دلِ مضطر کی اتنی سی تمنّا ہے
وہ سامنے ہوں میرے اور وقت ٹھہر جائے

Marfat.com

ہے دل کے لیے لازم ہلکا سا نشہ غم کا
اتنا نہ ملے صدمہ، ہستی ہی بکھر جائے

مصروف ہیں کشتی کو، سب چھید لگانے میں
اور اس پہ تمنا ہے، ساحل پہ اُتر جائے

جس یاد سے رہتی ہے آباد شبِ ہجراں
اُس یاد سے وابستہ یہ زخم نہ بھر جائے

چلنے کا ہُنر کھودیں تیری یہ رَواں سانسیں
گر شام مری تیرے آنگن میں اتر جائے

مجھ پر نہ ہنسے دنیا انوارؔ اگر اِک دن!
جو مجھ پہ گزرتی ہے اس پر بھی گُزر جائے

Marfat.com

بسائیں آؤ ایسا اِک نگر ہم

سجائیں آنگنوں میں یوں سحر ہم
بسائیں آؤ ایسا اِک نگر ہم

جہاں تاریکیاں شب خوں نہ ماریں
جہاں پھوٹے دھنک ہر راستے سے
جہاں الجھے نہ کوئی سانس غم سے
جہاں ڈوبیں نہ امیدوں کے تارے
جہاں سایا نہ کوئی خوف کا ہو!

Marfat.com

جہاں لہرائیں خوشیاں ہر قدم پر
جہاں اخلاص ہو ہر دل کی دولت
جہاں چاہت ہو سرمایہ سبھی کا
جہاں الفاظ برسیں پھول بن کر

جہاں دیکھیں نہ نفرت کا اثر ہم
بسائیں آؤ ایسا اک نگر ہم

جہاں انصاف گلیوں میں نکل کر
درِ مظلوم کو خود کھٹکھٹائے
جہاں چھینے نہ کوئی حق کسی کا
نہ گردن پر کوئی خنجر چلائے

ہوائیں امن کا پیغام لے کر
دریچوں میں صدائیں دے رہی ہوں
تمناؤں کی اجڑی ٹہنیوں کو
بہاریں خود صدائیں دے رہی ہوں

Marfat.com

جہاں شاہیں نہ ہوں ویران اتنی
نہ صبحوں کے لبوں پہ ہچکیاں ہوں
نہ زنجیریں کسی کے ہاتھ میں ہوں
نہ پاؤں میں کسی کے بیڑیاں ہوں

سمیٹیں آرزوؤں کے ثمر ہم!
بسائیں آؤ ایسا اک نگر ہم

نہ ہوں پتھر جہاں ہر راستے میں
جہاں رہبر کو منزل کی خبر ہو
نہ ڈر ہو رہزنوں کا رہروؤں کو
چمکتی کہکشاں ہر رہگذر ہو

پناہیں قاتلوں کو مل رہی ہوں
تو مقتولوں کا والی کون ہو گا
اجاڑیں گلستاں جب خود نگہباں
تو پھر گلشن کا مالی کون ہو گا

Marfat.com

وہاں حالات کیا بدلیں جہاں پر
لٹیرے اور ستمگر حکمراں ہوں
کھلائے گا لبوں پر کیا تبسّم
وہ جس کی اپنی آنکھیں خوں فشاں ہوں

جہاں دیکھیں نہ جعلی راہبر ہم
بسائیں آؤ ایسا اک نگر ہم

بسائیں اک نگر ایسا جہاں پر
نہ کچھ جاگیر داروں کا اثر ہو
نہ ہو سرمایہ داروں کی حکومت
نہ ہو حاکم جہاں جاہل قبیلہ
نہ ہو تذلیل علم و آگہی کی
نہ ہوں پامال دامن عزّتوں کے
نہ ہو کوئی سرِ بازار، رسوا
نہ وحشی آندھیاں شمعیں بجھائیں
نہ اگلیں آگ وحشت کے شرارے
نہ ماں کوئی جدا اولاد سے ہو

Marfat.com

نہ بہنیں بھائیوں کا قتل دیکھیں
نہ ٹوٹے یوں کسی بوڑھے کی لاٹھی
نہ بیٹی باپ کے سائے کو ترسے
نہ چھینا جائے آنچل کوئی سر سے
نہ پھانکے خاک جیون، راستوں کی
نہ تڑپیں بھوک کے آنگن میں بچے
نہ چوسے خوں چراغِ دل کا ظلمت
نہ لوٹے کوئی بینائی کسی کی
نہ چھائے پھر کوئی بے فیض بادل
نہ بھڑکے آگ اپنی بے تشنگی کی
نہ گزرے شہرِ گل سے لو کا موسم
نہ لوٹے بانکپن چہروں کا حدّت
نہ اتریں شاخِ جاں کے سبز گہنے
نہ بہر کے سر سے کوئی نرم سایا
نہ بدلے روشنی ہم سے نگاہیں

کریں یوں زندگی اپنی بسر ہم
بسائیں آؤ ایسا اک نگر ہم

Marfat.com

جہاں نیچے نہ کوئی خون اپنا
جہاں پتھر نہ یوں ذلّت کے برسیں

جہاں خوشیاں بھی غم بھی مشترک ہوں
جہاں سب دوسروں کا درد سمجھیں
جہاں برسے فضا سے نور ایسا
محیطِ زندگی ہوں حسن کی کرنیں

اُتر آئیں ستارے رہبری کو
قدم راہوں میں جب بھی اپنے ڈالیں

نہ لے کروٹ خزاں کی رُت کسی پل
بہاروں کے حسیں موسم نہ بدلیں

ڈھلے ہر اضطرابِ جاں سکوں میں
جبینِ وقت پر شکنیں نہ اُبھریں

برہنہ تن رہے نہ کوئی دختر
بُنیں ریشم جو روز و شب یہ ملّیں

دھواں دیتے ہوئے یہ کارخانے
بدن اِس مفلسی کا بھی جلا دیں

Marfat.com

اگر خلقِ خدا سو جائے شب کو
تو حاکم شہر کی گلیوں میں گھومیں

نہ بھرتی پر ہو پابندی کہیں بھی
نہ ڈگری نوجواں چولھے میں پھینکیں

جو آئینِ خدا سے ہو بغاوت
تو جذبے ہر بغاوت کو کچل دیں

نہ پھیلے زہر فرقہ بندیوں کا
نہ ایسے رہنما آپس میں الجھیں

نہ قرضوں میں دبے اپنی معیشت
نہ ہوں مقروض آنے والی نسلیں

چلو کہ آگہی کے نور میں اب
جہالت کی شبِ تاریک بدلیں

کریں سے روشنی میں ہر سفر ہم
بسائیں آؤ ایسا اک نگر ہم

Marfat.com

جہاں دیوارِ جاں لرزے نہ کوئی
جہاں ایمان کو بیچے نہ کوئی

زمیں اُگلے ہماری چاند تارے
چٹانیں ہوں جہاں جذبے ہمارے

جہاں چھوٹے بڑے ہوں ایک صف میں
نہ خنجر آستیں میں ہوں نہ کف میں

جبیں غیروں کے آگے یوں نہ خم ہو
ہر اک سجدہ جہاں سوئے حرم ہو

نہ بے غیرت ہمارے حکمراں ہوں
نہ قسمت میں ہماری سولیاں ہوں

نہ دیکھے آنکھ منظر بے بسی کے
نہ بکھریں ٹوٹ کر سپنے کسی کے

زمانہ گونج اُٹھے حق کی اذاں سے
جواب آئے صدا کا آسماں سے

چلیں ہم تو نکھرتی جائیں راہیں
رکیں ہم تو بڑھیں ساحل کی باہیں

Marfat.com

جلانے کو نشیمن جب بھی آئے
تو بجلی راستہ ہی بھول جائے

نہ بھٹکے آرزو کا کوئی جگنو
نہ بکھریں کرچیاں خوابوں کی ہر سو

نہ چاٹے زخم کوئی زندگی بھر!
نہ بھیگے اشک سے پلکوں کی جھالر

نہ بھولیں مسکرانے کا ہنر ہم
بسائیں آؤ ایسا اک نگر ہم

Marfat.com

سیاست

پھونک ڈالے ہیں گھر بھی شعلوں نے
جب سے اس کوچۂ سیاست میں
آگ پہنی ہوئی ہے لہجوں نے

Marfat.com

ہم آگے بڑھتے جائیں گے

ہم آگے بڑھتے جائیں گے
ہر ظالم سے، ہر جابر سے، ہر موڑ پہ لڑتے جائیں گے
ہم آگے بڑھتے جائیں گے

اَب دیوانے ٹکرائیں گے
ہر زنداں کی دیواروں سے
اب ڈرنا کیا؟ گھبرانا کیا؟
طُوفان کے بہتے دھاروں سے
ہم مصطفوی ہیں، دُنیا میں، ہم زور پکڑتے جائیں گے
ہم آگے بڑھتے جائیں گے

ان سناٹوں کو چیریں گے
ہم جذبوں کی شمشیروں سے
یہ رستے رُک نہ پائیں گے
اُن نیزوں سے، اِن تیروں سے
ہم عظمت کے میناروں پہ، ہر لمحہ چڑھتے جائیں گے
ہم آگے بڑھتے جائیں گے

Marfat.com

سنسار کی ساری دنیا کو !
اک روز خبر ہو جائے گی
دم توڑے گی ہر تاریکی
پُرنور سحر ہو جائے گی
ہم لوگ جدھر سے گزریں گے یوں تارے جڑتے جائیں گے
ہم آگے بڑھتے جائیں گے

Marfat.com

انجام

ظُلم برسوں سے
توڑتا آیا
آئینے
ہم غریب لوگوں کے
اپنے جذبوں کی
سرکشی اک دن
اسکی زنجیر توڑ ڈالے گی
اسکو معلوم ہی نہیں شائد
آئینہ ٹوٹتا ہے تو اسکی
کرچیاں پھر بھی زندہ رہتی ہیں
اور زنجیر ٹوٹ جائے تو
ظلم کے آہنی حصاروں کی
دھجیاں تک نظر نہیں آتیں

Marfat.com

حقیقت

ہم رُخِ گردشِ ایّام بدل سکتے ہیں
لڑکھڑاتے ہوئے حالات سنبھل سکتے ہیں
بُزدلی اوڑھ کے کونوں میں دبکنے والو!
ایک للکار سے ایوان دہل سکتے ہیں

Marfat.com

عہدِ نو

جبر کب تک ستائے گا ہم کو
ظلم کب تک ہمیں دبائے گا
اَب بغاوت کا دَور آئے گا

جب کفن کو لپیٹ کے سَر پہ
اپنے جذبے نکل کھڑے ہونگے
دیکھنا انقلاب کے پرچم
سینۂ وقت پہ گڑے ہوں گے
پھر یہ سیلاب رُک نہ پائے گا
اب بغاوت کا دَور آئے گا

Marfat.com

دستِ طاغوت کے اشارے پر
ناچتے حکمران لرزیں گے
زلزلوں سے زمین دہلے گی!
سُن کے حق کی اذان لرزیں گے

پاؤں دھرتی پہ جم نہ پائے گا
اب بغاوت کا دَور آئے گا

جس نے پتھر ہمارے رستوں پہ
لمحہ لمحہ یہاں بچھائے ہیں
روکنے کو سفر اُجالوں کا!
ظُلمتوں کے نگر بسائے ہیں

ٹھوکریں در بدر وہ کھائے گا
اب بغاوت کا دَور آئے گا

سر بکف قافلے جوانوں کے
عزم و ہمت وفا کی تصویریں
ہاتھ میں ہاتھ دے کے نکلیں گے
بانٹنے کو لہو کی تنویریں

اک نیا عہد مسکرائے گا
اب بغاوت کا دَور آئے گا

Marfat.com

وار سہنے میں ہے فقط ذِلّت
شان پنہاں ہے وار کرنے میں
عزم کی راہ میں نہیں ہے کچھ
فرق جینے میں اور مرنے میں

جبر کیا موت سے ڈرائے گا
اب بغاوت کا دَور آئے گا

Marfat.com

قاتل

کتنے قاتل کھڑے ہیں اُس جانب
زر کی دیوار توڑ کر دیکھو!
خُون ٹپکے گا، حُکمرانوں کی
آستینیں نچوڑ کر دیکھو!

Marfat.com

غم حالات میں قسمت کے مارے ڈوب جاتے ہیں
کہ جیسے شام کے دریا میں سائے ڈوب جاتے ہیں

بہا کر لے گیا طوفاں مجھے بھی اپنے دھارے میں
خبر کیا تھی کہ خوابوں کے جزیرے ڈوب جاتے ہیں

اترتا ہے گلے سے اُن کے پانی زہر بن بن کر!
وہ جن ماؤں کے دریاؤں میں بچے ڈوب جاتے ہیں

Marfat.com

زمانے کو خبر کیا کہ لہو کی جھیل میں بھی ہم
ترانہ زندگی کا گنگنا کے ڈوب جاتے ہیں

ہماری سرزمیں پر یہ سیاست ایسا دریا ہے
کہ جھوٹے پار لگ جاتے ہیں سچے ڈوب جاتے ہیں

مرے دل کے نہاں خانوں میں اک کھڑکی سی کھلتی ہے
سکوتِ شب میں جب گھر کے دریچے ڈوب جاتے ہیں

ترے چہرے پہ کتنی کہکشائیں جھلملاتی ہیں!
تری زُلفوں میں آنکھوں کے اجالے ڈوب جاتے ہیں

Marfat.com

بجھتے ہوئے بے نور چراغوں کا سماں ہے
اب خواب نہیں آنکھ میں خوابوں کا دھواں ہے

کل ہاتھ سے ڈالی ہے تری قبر پہ مٹی!
اور آج ترے لوٹ کے آنے کا گماں ہے

ہر اشک مری آنکھ سے ٹپکا ہوا آنسو!
جو چیخ اُبھرتی ہے وہ میری ہی فغاں ہے

Marfat.com

بولے تو ہر اک شخص اُگلتا ہے شرارے
الفاظ ہیں پتھر کے تو پتھر کی زباں ہے

ہے باعثِ کہرام، مفادات کی ہڈی
بازارِ سیاست میں عجب شورِ سگاں ہے

احساس سلامت ہے تو محسوس اِسے کر
مجروح تبسّم سے مرا درد عیاں ہے

کیوں اس کو کھٹکتی ہے مری گھاس کی چھت بھی
جس شخص کا اس شہر میں مرمر کا مکاں ہے

تذلیل ہے انوّار غلاموں کی قیادت
ہاتھوں میں کسی اور کے حاکم کی عناں ہے

Marfat.com

اِک صبح آ رہی ہے

اے رات کے مسافر تھک کر نہ بیٹھ جانا
اک صبح آ رہی ہے لے کر سماں سہانا

عزم و وفا کی رہ پر، ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے
بڑھتے ہی جا رہے ہیں تحریک کے جیالے
آیا ہے ظلمتوں کا اب زد میں آشیانہ
اک صبح آ رہی ہے لے کر سماں سہانا

مل کر تمام قطرے سیلاب ہو رہے ہیں
جذبات کے یہ ریلے بیتاب ہو رہے ہیں
مشکل نہیں ہے گرتی دیوار کو گرانا!
اک صبح آ رہی ہے لے کر سماں سہانا

Marfat.com

حالات کی لگامیں ہاتھوں میں تھام لیں گے
ظالم سے ظلم کا ہم اب انتقام لیں گے
مل نہ سکے گا اسکو دنیا میں اب ٹھکانا
اک صبح آرہی ہے لے کر سماں سہانا

خوں کی شفق سے روشن سورج ابھر رہا ہے
سبزے سے وادیوں کا چہرہ سنور رہا ہے
پرچم بلند رکھنا، دنیا کو یہ بتانا
اک صبح آرہی ہے لے کر سماں سہانا

بے چارگی سے بوجھل، یہ زندگی سے ہارے
سر کو اٹھا کے چلنا سیکھیں گے غم کے مارے
اک انقلاب ایسا دیکھے گا یہ زمانہ
اک صبح آرہی ہے لے کر سماں سہانا

Marfat.com

کبھی آنکھوں میں لہرائے اندھیرے
کبھی گھر میں اُتر آئے اندھیرے

ہر اک رستے میں ہم نے زندگی بھر
لٹائی روشنی، پائے اندھیرے

چمک محتاج ہے ظلمت کی شائد
ستارے ساتھ لے آئے اندھیرے

Marfat.com

خود اپنی وحشتوں سے ڈر رہے ہیں
گنوا کے مجھ کو پچھتائے اندھیرے

بغاوت کی جو مجھ سے چاندنی نے
تری یادوں نے بھڑکائے اندھیرے

دیئے کی لَو ہوئی ہے اور تاباں!
دیئے سے جب بھی ٹکرائے اندھیرے

بتا اے روشنی کے شہر آخر!
یہ کس نے تجھ کو پہنائے اندھیرے

سفیرانِ سحر ایسے بھی دیکھے،
جہاں پہنچے وہیں چھائے اندھیرے

پڑا انوار اس کا عکس جس پر!
سدا اُس دل سے کترائے اندھیرے

Marfat.com

کاشؔ

کاش اخبار میں چھپے اکؔ دن
یہ خبر بھی کہ اب کے موسم میں
مفلسی نے کفن نہیں بانٹے

Marfat.com

اَب نہ وہ سنگ بکف خواب اگائے جائیں
آنکھ کے دشت میں کچھ پھول کھلائے جائیں

کو بہ کو پھیلی ہوئی آگ بھی بجھ جائے گی!
پہلے باطن کے شرارے تو بجھائے جائیں

سطوتیں خاک نہ ہوں، تاج نہ اُچھلے کوئی!
عہد، گر خاک نشینوں سے نبھائے جائیں

Marfat.com

ہے بدلتے ہوئے چہروں کی سیاست، جیسے
کشتِ ویراں میں نئے زخم اگائے جائیں

جن کی اقدار کو پامال کیا شاہوں نے
اب وہی تاج غریبوں پہ سجائے جائیں

قرض کے چاند سے انوار یہی بہتر ہے
اپنے ہی خون سے کچھ دیپ جلائے جائیں

Marfat.com

یقیں ہے رہ سے ہر پتھر ہٹے گا
سفر مشکل سہی لیکن کٹے گا

جسے محصور کر لیتا ہے ظلم!
اُجالا اب وہ گھر گھر میں بٹے گا

اُٹھے گا جتنا سورج ولولوں کا
تو اُتنا جبر کا سایہ گھٹے گا

Marfat.com

اُکھڑ جائیں گی سانسیں ظالموں کی
غبارہ ہر تکبّر کا پھٹے گا

نہ ہو گا در بدر کوئی کہیں بھی
نہ چہرہ گرد سے کوئی اٹے گا

شرارِ کفر کے مدِّ مقابل
چراغ نورِ مُصطفوی ڈٹے گا

سمیٹے گی زمیں انوار کرنیں
جو بادل رہ میں حائل ہے ہٹے گا

Marfat.com

گردش

آنکھ میں آج بھی وہ منظر ہے
آج بھی یاد ہے مجھے سب وہ
جب میں چھوٹا سا ایک بچہ تھا
تب کھلونوں کو سامنے رکھ کر
اُن سے پہروں بہلتا رہتا تھا
کھیلتے کھیلتے کہیں مجھ سے
ٹوٹ جاتا کوئی کھلونا تو
اس کے دُکھ سے میں رونے لگتا تھا

Marfat.com

اور دے کر نیا کھلونا اک
ماں مرے اشک پونچھ لیتی تھی
اور میں پھر وہیں بہل جاتا
کرب آتا تو یُوں وہ ٹل جاتا

تب مرا دکھ فقط کھلونا تھا
آج اس زندگی نے ہاتھوں سے
لے کے میرے سبھی کھلونے وہ
ہاتھ میں بیلچہ تھمایا ہے
چھین کر مجھ سے وہ مرا بچپن
رات دن کی مشقتیں دے دیں
لے کے خوشیاں اذیتیں دے دیں

اب یہ دُکھ ہے کہ اپنے آنگن سے
مُفلسی کے جمے ہُوئے سائے
مجھ کو دن رات نوچنے ہوں گے
اب یہ دکھ ہے کہ گھر کی دیواریں
آندھیوں میں سنبھالنا ہوں گی

Marfat.com

اب یہ دکھ ہے کہ تیز بارش میں
گھر کی چھت بھی ٹپکنے لگتی ہے
زخم آئے جو میرے بچوں کو
آنکھ میری چھلکنے لگتی ہے

اب مری زندگی کے احساسات
اِن کھلونوں سے کب بہلتے ہیں
عمر کے ساتھ کرب پلتا ہے
وقت کے ساتھ دکھ بدلتے ہیں

Marfat.com

دَوام؂

زندگی کا یہ کون سا رُخ ہے
مِل بھی جائے خوشی بھی تو سر سے
غم کی پرَچھائیاں نہیں جاتیں

Marfat.com

گردن دبوچنے کی تونگر میں خو رہی
دم توڑتی غریب کی یاں آبرو رہی

باطل ترے نصیب میں دنیا ہے عمر بھر
آوازِ حق ہمیشہ یہاں سرخرو رہی

اک بار اُس نے دی تھی صدا مجھکو پیار سے
پھر عمر بھر وہ گونج مرے چار سُو رہی

Marfat.com

عکسِ جمالِ یار، ترے احترام میں
اشکوں سے میری آنکھ سدا باوضو رہی

لوگوں میں مُسکراتی ہوئی زندگی مری
تنہائیوں میں روز اُگلتی لہو رہی

چاٹا ہے تُو نے خون مرا عمر بھر مگر!
اے زندگی نہ میں ہی رہا اور نہ تو رہی

کل شبِ غم زمانہ سے انوارؔ رُوٹھ کر!
کچھ دیر اپنے آپ سے بھی گفتگو رہی

Marfat.com

پنچھی مرے خیال کے آزاد ہو گئے
اُس کے شجر کے سائے میں آباد ہو گئے

تنہا ہوں اور وجد میں دُہرا رہا ہوں میں
الفاظ تیرے خط کے مجھے یاد ہو گئے

ایمان کی مناؤ یہاں خیر دوستو!
جاہل بھی نازِ مسندِ ارشاد ہو گئے

Marfat.com

کچھ لوگ اپنی ذات کی عظمت کے زعم میں
اتنا بڑھے کہ وقت کے شدّاد ہو گئے

کچھ سر پھرے تھے جبر نہ جابر کا سہہ سکے
کچھ رازدارِ سازشِ صیّاد ہو گئے

آسائشوں میں تھے مرے مدّاح جو یہاں
مفلس ہوا تو وہ مرے نقّاد ہو گئے

مہر و وفا کے واسطے کچھ بھی نہ بن سکا
آلاتِ قتلِ عام کے ایجاد ہو گئے

کچھ طالبانِ علم کتاب و نصاب سے
اتنا ڈرے کہ صاحبِ اسناد ہو گئے

Marfat.com

حشر

مَیں نے اس بے بسی کے جیون میں
حشر کا دن اگر نہیں دیکھا!
حشر کا ذائقہ تو چکھّا ہے

Marfat.com

مہکا رہا ہے کون مجھے کِس کی باس ہے
بادِ صبا! یہ کون مرے آس پاس ہے

کشتی کسی کی لَوٹ کے آئی نہ آج پھر!
ڈھلنے لگی ہے شام، کنارا اداس ہے

کس کے لہو میں ڈوب کے نکلی ہے پھر ہوا
اس روشنی کے شہر میں کیسا ہراس ہے

Marfat.com

پیکر کی ہوا میں ریت کی دیوار کی طرح
گرتا ہے جھوٹ، جھوٹ کی جھوٹی اساس ہے

دریا رواں ہیں اسکی طرف، چھوڑ کر مجھے
صحرا سے بڑھ کر جیسے سمندر کو پیاس ہے

آنسو بھی کیا کہے گا مری داستانِ غم!
آنسو تو داستاں کا فقط اقتباس ہے

کعبہ بھی جل رہا ہے مرے ساتھ ہجر میں!
مجھ پہ بھی شب ہے، اس پہ بھی کالا لباس ہے

اُجلے ہیں تن تو کالے ہیں انوار من یہاں
نیچے دھرے ہیں کوئلے اوپر کپاس ہے

Marfat.com

حکمران

لوریاں دے رہے ہیں غیرت کو
خود کو پتھر بنائے بیٹھے ہیں
دیکھتے ہیں چراغ اوروں کے
اپنی شمعیں بجھائے بیٹھے ہیں

Marfat.com

دربدری

آنسوؤں کے دیے جلاتی ہے
زندگی دوڑتی ہی جاتی ہے
وقت کے بے چراغ رستوں پر

ہاتھ ہیں شل تو پاؤں بوجھل ہیں
دُور تک خواہشوں کے جنگل ہیں
جل رہے ہیں دماغ رستوں پر

ہر قدم سولیاں ہیں، سیخیں ہیں
زخم ہیں، آبلے ہیں، چیخیں ہیں
خون سے داغ داغ رستوں پر

❀ ❀

Marfat.com

منزلیں گم ہیں ابھی رہ میں کھڑے ہیں آج بھی
ظلمتوں سے روشنی تک فاصلے ہیں آج بھی

زندگی پہلے بھی یونہی سسکیاں بنتی رہی
سینۂ احساس میں خنجر گڑے ہیں آج بھی

کیا خبر، کب کونسی کھائی میں کوئی جا گرے
قریہ قریہ شر کے دروازے کھلے ہیں آج بھی

Marfat.com

سبز باغوں کے تصوّر سے بہل جاتے ہیں ہم
وعدۂ فردا کے جھُوٹے سِلسلے ہیں آج بھی

اِذن دے اب اے خدا برسے یہاں ابرِ کرم
گردشوں کی دُھول سے چہرے اَٹے ہیں آج بھی

جب بھی چاہیں اوڑھ لیتے ہیں لبادہ اِک نیا
رہبروں کے روپ میں بہروپیئے ہیں آج بھی

مفلسی کے نام پر کھاتا رہا مفلس فریب
مفلسی کی آگ میں گھر جل رہے ہیں آج بھی

ظُلم کا ہر دور میں جھکتا رہا انوار سر
اہلِ حق ہاتھ میں سچ کا علَم لے کر اُٹھے ہیں آج بھی

Marfat.com

بغاوت

ہم ہر جابر کے آگے بھی
سچ کہنے سے کب ڈرتے ہیں
اے ارضِ وطن کے غدّارو
ہم تم سے بغاوت کرتے ہیں

جس دھرتی کی بنیاد ہیں ہم
اس دھرتی کے ناسور ہو تم
جو موت کے سائے بانٹتا ہے
وہ زہریلا منشور ہو تم

Marfat.com

جس رہ پر تم چل دیتے ہو
اس رہ سے خار اُبھرتے ہیں
اے ارضِ وطن کے غدّارو
ہم تم سے بغاوت کرتے ہیں

جس قوم نے تم کو تخت دیا
جس قوم نے تم کو تاج دیا
اس قوم کو تم نے بدلے میں
کیوں ظلم و ستم کا راج دیا

کب سمجھو گے کب سوچو گے
کیوں لوگ یہ آہیں بھرتے ہیں
اے ارضِ وطن کے غدّارو
ہم تم سے بغاوت کرتے ہیں

Marfat.com

تم شیش محل میں رہتے ہو
ہم خون میں ڈوبی گلیوں میں
ہم گردِ الم میں کھوئے ہیں
تم جیون کی رنگ رلیوں میں

تم جس نگری میں جیتے ہو
ہم اُس نگری میں مرتے ہیں
اے ارضِ وطن کے غدّارو
ہم تم سے بغاوت کرتے ہیں

ہر موڑ پہ اندھی نفرت کی
تم ہی دیوار اُٹھاتے ہو
جو نسلوں تک لہراتی ہے
تم ایسی آگ لگاتے ہو

Marfat.com

جھونکے بدلو بن جاتے ہیں
جو چھُو کے تمہیں گزرتے ہیں
اے ارضِ وطن کے غدارو
ہم تم سے بغاوت کرتے ہیں

آئینِ خُدا کے باغی ہیں
اور باطل کے رکھوالے ہیں
ان راہبروں کی صورت میں
طاغوت نے غنڈے پالے ہیں

جو پاک زمیں کی رگ رگ سے
خوں پیتے اور نکھرتے ہیں
اے ارضِ وطن کے غدارو
ہم تم سے بغاوت کرتے ہیں

Marfat.com

پل پل احساس کے اندھوں میں
تحقیر ہوئی بینائی کی!
اب اور نہیں چل پائے گی
تذلیل یہاں سچائی کی

ہر جھوٹ کو وقت ڈبوتا ہے
حق والے پار اُترتے ہیں
اے ارضِ وطن کے غدارو
ہم تم سے بغاوت کرتے ہیں

اس شہرِ سیاست میں آخر
اک ایسی گھڑی بھی آئے گی
ہم جیسے خاک نشینوں کی
للکار قیامت ڈھائے گی

Marfat.com

ہم لوگ دکھائیں گے تم کو
یوں بھی طوفان ابھرتے ہیں
اے ارضِ وطن کے غدّارو
ہم تم سے بغاوت کرتے ہیں

Marfat.com

قائدِ اعظمؒ

ڈھل سکی نہ اس وطن کی روشنی شباب میں
صبح پھوٹتے ہی وادیوں میں شام ڈھل گئی
داغ بیل ڈال کر چلا گیا وہ اُس کے بعدؒ!
صرف داغ رہ گیا ہے اور ابیل جل گئی

Marfat.com

سوال

ہمارے شاہ، تری گاڑیوں کے فراٹے
تمام شہر کے رستوں پہ دندناتے ہیں
نہ جانے کتنے سوالوں کو روند جاتے ہیں
غم و الم سے لرزتے لبوں کے سنّاٹے
جو تیری دھول سے آگے گزر نہیں سکتے
یہ کیا؟ کہ تیرا تعاقب بھی کر نہیں سکتے

Marfat.com

کبھی جو دیں تجھے فرصت یہ عیش کی راہیں
تو آ کے دیکھ ذرا بستیوں کی ویرانی
نظر نظر میں سلگتی ہوئی یہ حیرانی
یہ خول، یہ قہر، یہ حالت، یہ بھوک یہ آہیں
جو توڑ کے تو تجھے بھی کہیں دکھائی دیں
بلکتے بچوں کی چیخیں تجھے سنائی دیں

کہاں سے لائیں جہیزوں کے ڈھیر ہم مفلس
خرید سکتے نہیں بیٹیوں کا آنچل بھی
کہاں ستارے کہ ملتا نہیں ہے کاجل بھی
اٹھا رہا ہے تری سلطنت میں غم مفلس
بتا کہ جائے کہاں بدنصیب کی بیٹی
تڑپ رہی ہے یہاں ہر غریب کی بیٹی

Marfat.com

حیات ہم پہ اگرچہ بہت ہی بھاری ہے
مگر حیات کا ہر ایک روگ ایک طرف
جو مستقل ہے ہمارا وہ سوگ ایک طرف
یہ ایک رات جو روتے ہوئے گزری ہے
اس ایک رات کا ہم کو حساب دیتا جا
اے سلطنت کے شہنشہ جواب دیتا جا

Marfat.com

ہمسفر

یارب، گلی سے اُسکی جُدائی نہ دے مجھے
دے دے وہ ایک شخص خدائی نہ دے مجھے
گر اُسکی چاہتوں کا دیا ہمسفر نہ ہو!
اس زندگی میں کچھ بھی سجھائی نہ دے مجھے

Marfat.com

حُسنِ طلب

اذن بخشا خُدا نے جب مُجھ کو
اک دعا کا تو ہاتھ پھیلا کر
میں نے تجھ کو خدا سے مانگ لیا

Marfat.com

احساس میں مہکی ہوئی خوشبو تیری باتیں
الفاظ میں اترا ہُوا جادو تیری باتیں

تو حُسن مرے دن کے اجالوں کی دھنک کا
راتوں کے چمکتے ہوئے جگنو تیری باتیں

تو ہی تو دلاسا ہے مرا شامِ اَلم میں
بہنے نہیں دیتیں میرے آنسو تیری باتیں

Marfat.com

اُڑ جائے اگر نیند غمِ دہر سے میری!
سہلا کے سلا دیتی ہیں گیسو تیری باتیں

چلتا ہوں تو دامن بھی چمک اٹھتا ہے میرا
پھیلی ہیں گہر بن کے ہر اک سو تیری باتیں

سنتا ہوں جو بہتے ہوئے جھرنوں کا ترنم
محسوس ہوا کرتا ہے بس تُو، تیری باتیں

سرمایہ ہیں انوار کی اس عمرِ رواں کا!
جاناں تیری آنکھیں، تیرے ابرو، تیری باتیں

Marfat.com

سالگرہ

یوں تو ہر صبح نکلتا ہے اُفق سے سُورج
کارواں روز اُترتے ہیں یہاں کرنوں کے
گنگناتی ہوئی ہر روز صبا آتی ہے
رنگ کچھ اور نکھرتے ہیں گلستانوں کے

یوں ہی جاری ہے یہ صبحوں کا تسلسل لیکن
آج کے روز کا انداز جدا ہوتا ہے
اس حسیں صبح کا ہر ایک گزرتا لمحہ
صرف تیرے لیے مصروفِ دعا ہوتا ہے

Marfat.com

اس حسیں صبح کے سورج کی سنہری کرنیں
قریۂ جاں میں اُترتی ہیں مسرت بن کر
آج کا دن جو تری سالگرہ کا دن ہے
ہاں اسی روزِ نو آیا میری چاہت بن کر

آج کے روز تری نذر کردل کیا جاناں
جاں تو پہلے ہی ترے نام لگا رکھی ہے
اے مری صبح کے تارے تری خاطر میں نے
اپنے ہر سانس کے ہونٹوں پہ دعا رکھی ہے

دستِ قدرت تجھے محفوظ ہمیشہ رکھے
اس زمانے کی ہر اک گرم ہوا کی زد سے
تجھ پہ آلام کا سایہ بھی نہ پڑنے پائے
میرا اللہ بچائے تجھے نظرِ بد سے

Marfat.com

آج کے روز اُتاروں گا مَیں صدقہ تیرا
تُو سلامت ہے تو دھڑکن ہے سلامت میری
اک ترے پیار سے ملتی ہے حرارت مُجھ کو
تیری آنکھوں میں ہے پوشیدہ مسرّت میری

عزم و اقرار کا، تجدیدِ وفا کا دن ہے
آج کا دن جو تری سالگرہ کا دن ہے

Marfat.com

سفر

وقت کے خار خار جنگل میں
میری آنکھیں کسی کے خوابوں کی
انگلیاں تھام تھام چلتی ہیں

Marfat.com

تنہائی کے جنگل میں اُترنے نہیں دے گا
وہ مجھ کو کبھی کرب سے مرنے نہیں دے گا

پیوستہ وہ رکھے گا مجھے اپنے شجر سے
دنیا کی ہواؤں میں بکھرنے نہیں دے گا

پلکوں میں پرو دے گا تمنا کے ستارے
آنکھوں سے اندھیروں کو گزرنے نہیں دے گا

Marfat.com

وہ دل میں اُتر آئے گا خود بن کے تسلّی
وحشت کی کسی راہ سے ڈرنے نہیں دیگا

سرسبز وہ رکھّے گا مری رُوح کے مُوسم
آہٹ بھی خزاؤں کی اُبھرنے نہیں دیگا

وہ اپنی توجّہ سے زمانے کے الم کو!
پاؤں میری دہلیز پہ دھرنے نہیں دے گا

انوؔار وہ آئے گا پکاروں گا میں جب بھی
ہونٹوں سے کبھی آہ بھی بھرنے نہیں دے گا۔

Marfat.com

میں تیرے پیار کی مہکار کیسے بھول پاؤں گا
تری خوشبو کی یہ بوچھار کیسے بھول پاؤں گا

میسّر لاکھ ہو مجھ کو گھنا برگد مگر پھر بھی
ترا سایہ ، تری دیوار کیسے بھول پاؤں گا

سلگتی روح پہ لفظوں کی رم جھم ڈالنے والے
ترا لہجہ ، تری گفتار ، کیسے بھول پاؤں گا

Marfat.com

اڑا کر آسماں پر بھی ہوا لے جائے گر مجھ کو
میں تیری عظمتِ دستار کیسے بھول پاؤں گا

دھنک خوشبو، گھٹا، پربت، شفق، گل، چاند تاروں میں
تجھے قدرت کے اے شہکار، کیسے بھول پاؤں گا

جو میرے گرد تیرا دائرہ سا کھینچ دیتی ہے
وہ تیری یاد کی پرکار کیسے بھول پاؤں گا

اُتر جاتا ہے غم سے جب مرا چہرہ تو چاہت سے
یہ تھپکانا ترا رُخسار، کیسے بھول پاؤں گا

یہ میرا زندگی کے کرب سے بیزار ہو جانا
تو بہلانا ترا ہر بار، کیسے بھول پاؤں گا

Marfat.com

نشانِ راہ ہے جس کا ہر اِک نقشِ قدم لوگو!
میں وہ قبلہ نما کردار، کیسے بھُول پاؤں گا

لہو کے ساتھ رقصاں ہیں بدن میں جو کرن بن کر
میں اُن افکار کو انوار، کیسے بھُول پاؤں گا

Marfat.com

خواہش

وہ زمانے میں لیے بختِ سکندر آئے
جو ترے قرب کی خوشبو میں بسے رہتے ہیں
اُن کی آنکھوں پہ فدا نیل گگن کے تارے
تیرے جلوؤں سے جو معمور رہا کرتے ہیں

دیکھنا تجھ کو، تجھے سوچتے رہنا ہر پل
اپنے ہونٹوں پہ ترا نام لیے پھرتے ہیں
جن کا ہر سانس گزرتا ہے تری ہی خاطر
خود کو جو تیرے لیے وقف کیے پھرتے ہیں

Marfat.com

ہر کسی کو یہ سعادت بھی کہاں ہے حاصل
ہر کوئی تیری عنایات کہاں پاتا ہے
اس کو کیا اور چراغوں کی ضرورت ہے، جو
اپنے دل میں تیرے قدموں کے نشاں پاتا ہے

اب ذرا چشمِ کرم اُن کی طرف بھی کرنا
جن کے ہونٹوں پہ دہکتی ہیں غموں کی آہیں
جن کی آنکھوں میں بسی رہتی ہے تیری صُورت
دیکھتے رہتے ہیں ہر آن جو تیری راہیں

وصل کی مجھ کو بھی خیرات عطا کر جاناں
دل مہک جائے ترے درد کا صندل بن کر
اُن زمینوں سے مجھے تھوڑا سا حصّہ دے دے
تُو برستا ہے جہاں پیار کا بادل بن کر

Marfat.com

پڑ رہی ہوں دمِ آخر تری کرنیں مجھ پر
یوں ترے حسن کے رنگوں میں اتر جاؤں میں
سانس لوں تیری تمناؤں کے سائے سائے
اور سر رکھ کے ترے قدموں پہ مر جاؤں میں

Marfat.com

قرض

کتنا میرا خیال رکھتے ہو
سوچتا ہوں کہ ایک جیون میں
قرض کیسے چکاؤں گا تیرے،

Marfat.com

نظر بھر دُور تک پُر نور ہالے چھوڑ جاتا ہے
وہ ملتا ہے تو آنکھوں میں اُجالے چھوڑ جاتا ہے

سفر تو گرتے پڑتے کٹ ہی جاتا ہے یہ جیون کا
مگر احساس کے پاؤں میں چھالے چھوڑ جاتا ہے

اندھیرے بانٹنے آئی ہے صدیوں سے یہ شب لیکن
سنہرا دن بھی اب اثرات کالے چھوڑ جاتا ہے

میں جس کو زندگی کی ہر تمنّا سونپ دیتا ہوں
وہی کر کے مجھے غم کے حوالے چھوڑ جاتا ہے

Marfat.com

نہ اُترے تیرے آنگن میں کبھی وہ کرب کا لمحہ
جو میری رُوح میں راتوں کے نالے چھوڑ جاتا ہے

گزرتا ہے وہ ظالم جب کبھی مظلوم بستی سے
تو ہونٹوں کے لیے وحشت کے تالے چھوڑ جاتا ہے

سمجھتا ہے خُدا جن کے سبب انسان خود کو وہ
چمکتے قصر، سونے کے نوالے چھوڑ جاتا ہے

کتابِ زندگی کے درمیاں یادوں کی تتلی کا
وہ پَر ہوں میں جو رنگ اپنے نرالے چھوڑ جاتا ہے

گزرتا ہے کبھی انوار بارش بن کے پھولوں کی!
کبھی دیوار و در پہ وقت کے جالے چھوڑ جاتا ہے

Marfat.com

غموں کی دُھوپ میں پلکوں کا سائباں دیکھا
اے یادِ یار تجھے کتنا مہرباں دیکھا

وہیں پہ دل کی فضائیں جُھکی جُھکی دیکھیں
تمہارے نقشِ قدم کو جہاں جہاں دیکھا

تمہارے درد کے ساگر میں ڈوب کر اکثر
غمِ حیات کو ہم نے دھواں دھواں دیکھا

گلوں میں، رنگ میں، دل میں، دھنک میں خوشبو میں
اُس ایک عکس کو میں نے کہاں کہاں دیکھا

Marfat.com

سخن کے بند دریچے جو وا کیے تُو نے
تو لفظ تجلّی کا کارواں دیکھا

لہو سے اپنے جلایا تھا جو چراغ آخر!
اسی چراغ سے جلتا ہوا مکاں دیکھا

کھلی جو آنکھ تو شب ہی تھی ہم سفر اسکی
وہ جس نے خواب میں تاروں کا کارواں دیکھا

خدا کرے کہ سلامت رہیں مکیں اُس کے
خزاں کے ہاتھ میں پھر ایک آشیاں دیکھا

فراق میں بھی ہے انوارِ وصل کی لذّت
جدائیوں میں بھی اسکو قریبِ جاں دیکھا

Marfat.com

مقصد

قبر کی تاریکیاں برحق مگر
اُس سے باہر بھی اندھیرے کم نہیں
کتنے آنگن روشنی سے دُور ہیں
کتنی آنکھیں آنسوؤں سے ہیں بھری
کتنے لب آہوں کا مسکن ہیں یہاں

جی رہا ہوں میں فقط اس عزم سے
غم زدہ آنکھوں سے آنسو پونچھ لوں
چھین لوں جلتی ہوئی ہر آہ کو
دے سکوں شاید کسی کو روشنی
کیا عجب میرے لہو کے کچھ دیے
جگمگا اُٹھیں مری ہی قبر میں

Marfat.com

✿

آنکھ میں آنسو نہیں تھے، دل مگر جلتا رہا
خشک تھے پانی کے چشمے اور گھر جلتا رہا

برق و باراں میں مگن ان بادلوں کو کیا خبر
کس کی دیواریں گریں اور کس کا در جلتا رہا

خواہشیں لپٹی ہوئی تھیں لوبھ ہوں کی آگ میں
لب دُعا کرتے رہے لیکن اثر جلتا رہا

Marfat.com

ظلمتیں ہر دور میں بُنتی رہی ہیں سازشیں
میں مگر مثلِ چراغِ رہگذر جلتا رہا

زر کے پردے میں تری ساری جہالت چھُپ گئی
مفلسی کی آگ میں میرا ہنر جلتا رہا

کس نے دیکھیں اُس کے اپنے کرب کی گہرائیاں
دوسروں کے کرب میں جو دیدہ ور جلتا رہا

آہ وہ مفلس کہ جس کی بیٹیوں کی روح میں
عمر بھر غربت کے طعنوں کا شرر جلتا رہا

گردنیں کٹتی رہیں نادار گھر لُٹتے رہے
خواب میں ڈوبے رہے حاکم نگر جلتا رہا

Marfat.com

قُربانی

اُسکی چاہت وہی سمیٹیں گے
اسکی راہوں میں جسم پر اپنے
جو لہو کی رِدا لپیٹیں گے

Marfat.com

جواب

یہ حسد کی آگ میں جلتے ہوئے دشمن مرے
ڈھونڈتے ہیں نت نئے الزام میرے واسطے
مشتعل کرنا مجھے وہ چاہتے ہیں اور میں
ان کے الزامات کا دیتا نہیں کچھ بھی جواب
مسکرا کر سامنے سے جب گزر جاتا ہوں میں
تیر بن کر ان کے سینوں میں اتر جاتا ہوں میں

Marfat.com

ہر ظلم کو مٹا دو

ہر ظلم کو مٹا دو
رحمت کا ہے اشارا
منزل نے پھر پکارا
لوگو قدم بڑھا دو
ہر ظلم کو مٹا دو

ذہنوں میں ارتقا کی ہر سوچ جل رہی ہے
ہر دل میں وحشتوں کی اک آگ پل رہی ہے
میرے وطن کے بیٹو
اب خاک پر نہ لیٹو
دھرتی فلک بنا دو
ہر ظلم کو مٹا دو

Marfat.com

طاغوت کا مقدر تاریک ہو چکا ہے
اب ہر چراغِ وقف تحریک ہو چکا ہے
تاروں کی جگمگاہٹ
کلیوں کی مسکراہٹ
ہر ہونٹ پر سجا دو
ہر ظلم کو مٹا دو

بہتے رہیں ہمیشہ جھرنے یہ ولولوں کے
اب ختم ہو رہے ہیں آزار فاصلوں کے
آئے گا سبز موسم
بڑھتے چلو یوں پیہم
گرتوں کو حوصلہ دو
ہر ظلم کو مٹا دو

Marfat.com

گونجے گا اب عوامی تحریک کا ترانہ
دے گا اسے سلامی اک روز یہ زمانہ
آگے قدم بڑھا کر
اس کا علم اُٹھا کر
ہر بام پر سجا دو
ہر ظلم کو مٹا دو

میدانِ کربلا سے اُٹھتی ہیں پھر صدائیں
آؤ یزیدیت کی دیوار کو گرائیں
ملّت کے نوجوانو
قرآں کے پاسبانو
کچھ کر کے اب دکھا دو
ہر ظلم کو مٹا دو

Marfat.com

غریب

لوگ رکھتے ہیں آئینے گھر میں
گرد سے بھی انہیں بچاتے ہیں
کتنے اعزاز سے سجاتے ہیں

اور ان آئینوں سے نازک ، ہم
پتھروں کے جہاں میں رہتے ہیں
ایک ٹوٹے مکاں میں رہتے ہیں

Marfat.com

بار بار آنکھ سے اک اشک گزرتا کیوں ہے
غم کے جنگل میں یہ جگنو سا بھٹکتا کیوں ہے

اوڑھ کے رہ گئی تھکن کون کراہا مجھ میں
کرب تو جسم کا تھا، روح میں اُترا کیوں ہے

عمر بھر ہوتی ہے محسوس کمی سی کوئی!
اے خُدا! پھول کے سائے میں یہ کانٹا کیوں ہے

Marfat.com

ظُلم کے وقت ہُوا شہر یہ اندھا کیسے
مسندِ عدل پہ منصف میرا بہرہ کیوں ہے

سب کو بینائی دے یا مجھ کو بھی پتھر کر دے
سنگ زادوں میں مرا قلب ہی بینا کیوں ہے

تو نہ ٹکرا، تیری اوقات ہی کیا ہے ظالم
تو پتنگا سا چراغوں سے اُلجھتا کیوں ہے

امتحاں ہے تو گزر کیوں نہیں جاتا جیون
غم کا پتھر ہے تو پھر سر سے سرکتا کیوں ہے

شہر میں کوئی نظر آئے نہ تیرے جیسا
تُو بھری بھیڑ میں بھی سب سے انوکھا کیوں ہے

Marfat.com

پاس جو ہوتا ہے کیوں اس سے چُراتے ہیں نظر
جو نہیں پاس ہمارے وہ ہمارا کیوں ہے

دل کے انداز نرالے ہیں کوئی کیا جانے
جیت کو سامنے پا کر بھی یہ ہارا کیوں ہے۔

Marfat.com

پتھر

شکلِ انسان میں وہ پتھر ہے
دیکھ کر دوسروں کی ویرانی
آنکھ جس کی چھلک نہیں جاتی

Marfat.com

فرض

قدم قدم پہ بچھا کے بہار کی کرنیں
شبِ خزاں کے یہ سائے لپیٹنے ہوں گے
ہمارے بعد بھی گزریں گے کارواں اکثر
ہمیں یہ راہ کے پتھر سمیٹنے ہوں گے

Marfat.com

چھوڑ کر دشت کو دل جہاں جائے گا
ساتھ ہی دھوپ کا کارواں جائے گا

جل اُٹھا ہیں تو کرنیں بکھر جائیں گی
بجھ گیا تو ابد تک دھواں جائے گا

ہاتھ میں لے کے سیرابیاں ایک دن
تشنہ لب کی صدا پہ کنواں جائے گا

Marfat.com

اپنی پلکوں پہ اوروں کے آنسو سجا
ورنہ جینا ترا رائیگاں جائے گا

چھپ بھی جائے زمانے کی نظروں سے تو
اپنی آنکھوں سے بچ کر کہاں جائے گا

جسم کے ساتھ اے وقت کے جابرو
حشر میں ظلم کا ہر نشاں جائے گا

لفظ کی آخری سرحدوں سے ادھر
اشک بن کے مرا ترجماں جائے گا

رہنماؤں کی بستی میں انوار جو
خوش گماں آئے گا بدگماں جائے گا

Marfat.com

اَذانِ حق

ہم نظامِ کُہنہ تیری موت کا ساماں ہیں
بجلیوں کی زد میں تیرا آشیاں ہونے کو ہے

جذبۂ عشقِ بلالِ مُصطفےٰ کے فیض سے
ہر صنم خانے میں پھر حق کی اذاں ہونے کو ہے

Marfat.com

گلشنِ زیست مرا کیسے جلا، یاد نہیں
جانے کس سمت سے آئی تھی ہوا یاد نہیں

اے مرے پاؤں کی زنجیر بتا دے تو ہی
میرے صیّاد کو تو میری خطا یاد نہیں

مٹ گئے سوچ سے محروم دماغوں والے
ورنہ تاریخ کے اوراق کو کیا یاد نہیں

Marfat.com

بانٹتے پھرتے ہیں اوروں کے چراغوں کو غبار
اپنے تاریک گھروندے کی فضا یاد نہیں

ہم نے ایوان میں بھیجا تھا جنہیں خوں دے کر
اب انہیں ڈوبتی بستی کا پتا یاد نہیں

دل تری یاد کے قدموں پہ پڑا تھا لیکن
سر کہاں حالتِ سجدہ میں رکھا یاد نہیں

اُس نے تو پھول ہی انوار مجھے مارا تھا
کس طرح گھاؤ مگر دل پہ لگا یاد نہیں

Marfat.com

Marfat.com

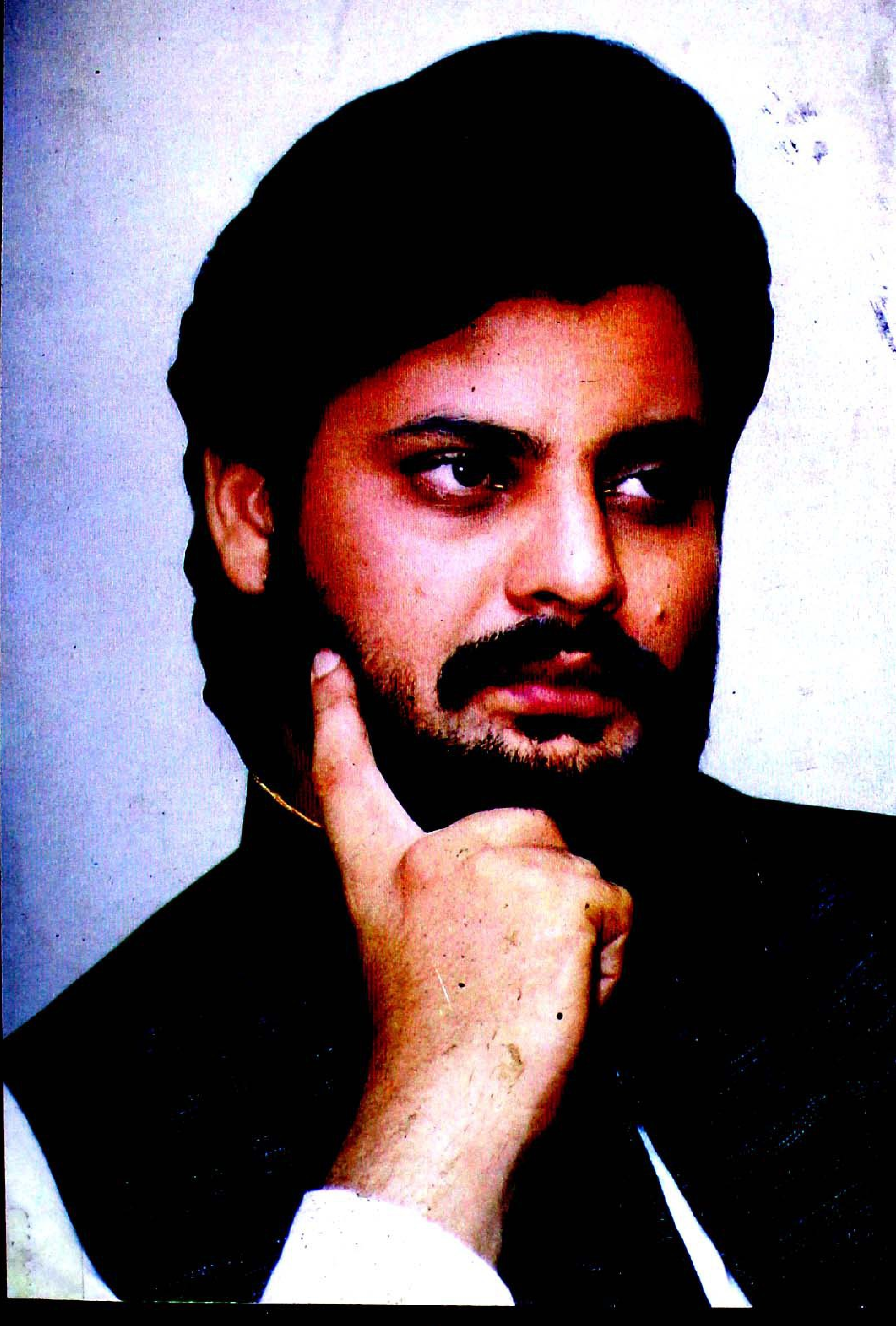

ڈھل جاتی ہیں عمریں آخر غربت کی زنجیروں میں
مر جاتے ہیں اک بیٹی کا آنچل بنتے بنتے لوگ

Marfat.com